REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/ GDP-3.

جلد ۲۸　　شمارہ ۴۴

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

۱۰ ذوالحجہ ۱۳۹۹ ہجری　　یکم نبوت ۱۳۵۸ ہش　　یکم نومبر ۱۹۷۹ء

# اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۹ اخاء (اکتوبر)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ربوہ سے آمدہ ایک دوست کی زبانی مورخہ ۲۴ اکتوبر ۷۹ء کی اطلاع مظہر ہے کہ
"حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ"

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۲۹ اخاء (اکتوبر)۔ محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مورخہ ۲۷ اکتوبر ۷۹ء کو شاہجہانپور کانفرنس میں شرکت فرمانے کے بعد واپس قادیان تشریف لے آئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب مع اہل وعیال وجملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ

# جماعتِ احمدیہ مرنے کے لئے نہیں زندہ کرنے کے لئے پیدا کی گئی ہے

## "ہر احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ اسلام نے دوسروں کے جو حقوق قائم کئے ہیں اُن کی کما حقہٗ ادائیگی کا خاص خیال رکھے"

### ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے ۳۵ ویں مرکزی سالانہ اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے بصیرت افروز افتتاحی و اختتامی خطابات

اخبار الفضل کے ذریعہ یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ربوہ میں مجلس خدام الاحمدیہ کا ۳۵ واں مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹ اکتوبر ۱۹۷۹ء کو شروع ہو کر تین روز معمور الاوقات تعلیمی و تربیتی پروگراموں کے ساتھ جاری رہنے کے بعد مورخہ ۲۱ اکتوبر کو نہایت کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے رُوح پرور افتتاحی خطاب اور پُرسوز دُعاؤں کے ساتھ اِس اجتماع کا افتتاح فرمایا۔ اور آخری روز تمام پروگراموں کے اختتام پر حضور انور نے تشریف لاکر خدام سے ولولہ انگیز اختتامی خطاب فرمایا اور اس کے بعد انتہائی پُرسوز اور درد بھری دُعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

امسال بفضلہ تعالیٰ اِس اجتماع میں پہلے دن ۶۷۹ مجالس شامل ہوئیں۔ جبکہ پچھلے سال پہلے دِن ۵۵۸ مجالس نے شرکت کی تھی۔ اور اس سال افتتاحی اجلاس کے وقت تک ربوہ کے علاوہ بیرونی مجالس کے ۳۳۴۵ خدام ربوہ پہنچ چکے تھے۔ جبکہ پچھلے سال یہ تعداد ۲۹۰۲ تھی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے افتتاحی واختتامی خطاب کے ملخص جو اخبار الفضل میں شائع ہوئے ہیں ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

## افتتاحی خطاب کا ملخّص

حضور ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطاب میں اسلامی تعلیم کے حوالے سے اُن حقوق کا ذکر کیا جو کہ شریعت نے قائم کئے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ ہر وہ کام جس کے کرنے کا اسلام نے حکم دیا ہے وہ ہمارے فائدے کے لئے تو ہے ہی لیکن ساتھ کے ساتھ اس سے دُوسروں کے حقوق کی ادائیگی میں بھی مدد ملتی ہے۔ اِسی طرح ہر وہ کام جسے خدا تعالیٰ نے کرنے سے روکا ہو اس کے ذریعہ سے اُس نے دُوسروں کی حق تلفی کا دروازہ بند کیا ہے۔ اور اوامر و نواہی میں سب سے اہم پوشیدہ حکمت یہی ہے کہ ان سے دُوسروں کے حقوق کی کما حقہٗ ادائیگی کا خاطر خواہ انتظام ہوتا ہے اور حق تلفی سے بچاؤ کی ضمانت ملتی ہے۔ مسلمانوں کو بہترین اُمّت اِسی لئے قرار دیا گیا ہے کہ وہ اوامر و نواہی پر عمل پیرا ہو کر اور دوسروں کو اُن پر عمل پیرا کرا کے، ایسا معاشرہ قائم کرتے ہیں جس میں لوگوں کے حقوق کی ادائیگی کی پوری پوری ضمانت دی جاتی ہے۔

خطاب کے آغاز میں حضور نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو شریعت لے کر آئے تھے اس میں پہلی دفعہ تاریخِ انسانی نے یہ دیکھا کہ دُنیا کی ہر چیز کے حقوق قائم کئے گئے ہیں۔ اور اُن کی حفاظت کا بھی سامان فراہم کیا گیا ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ ساری دُنیا کے لئے بلکہ سارے عالمین کے لئے مبعوث ہوئے تھے اس لئے ان حقوق کا دائرہ سارے نوعِ انسانی تک وسیع ہے۔

حضور نے حقوقِ انسانی کے موضوع پر دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی تعلیم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ دُوسروں کے حقوق پوری طرح بیدار رہ کر خلوصِ نیت سے ادا کرے۔ اس سلسلے میں مالی لحاظ سے اس کو جو حقوق ادا کرنے چاہئیں وہ سائل اور محروم دونوں پر حاوی ہیں۔

حضور نے فرمایا ہر احمدی مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ کِسی کے حقوق تلف تو نہیں ہو رہے۔ اور جہاں ایسی بات دیکھے وہاں پیار کے ساتھ اور معاشرے کی فضا کو خراب کئے بغیر حق دِلوانے کی کوشش کرے۔ اور اگر خود اس کے ذمّہ کوئی حق ہو تو اس کو فوری طور پر ادا کرنے کی کوشش کرے۔

حضور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جو جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور رُوحانی قوتیں انسان کو عطا کی ہیں اُن کی نشو ونما اور ان کی ترقی کے لئے مناسب ماحول پیدا کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مثال کے طور پر ہر مسلمان کی یہ ذمّہ داری ہے کہ اگر کوئی بچّہ تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کا حق رکھتا ہے تو اعتقادی تعصب یا علاقائی تعصب یا مُلکی، خاندانی یا کسی اَور قسم کے تعصب کو اس حق کی ادائیگی میں روک، نہ بننے دے۔ اور مجموعی طور پر شہروں، مُلکوں اور دُنیا بھر کے رہنے والوں کا یہ فرض ہے کہ وہ ایسا معاشرہ قائم کریں جس میں گندگی پنپ نہ سکے۔ اور نہ کسی کے حقوق تلف ہونے کا امکان ہو سکے۔

حضور نے فرمایا، دُنیا بھر کے انسانوں کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلام کی بتلائی ہوئی خصوصی اقدار کو قائم کرنے کی کوشش کریں۔ اِس سے ایسا معاشرہ قائم ہوگا کہ صداقت جس کو بھی نظر آئے گی وُہ اس کو قبول کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور وُہ خدا تعالیٰ سے ایک زندہ تعلق قائم کر سکے گا۔

حضور نے اِسلامی اخلاق کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ بعثتِ نبویؐ کے بعد دُنیا بھر میں اخلاق کا معلّم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم کے سِوا اَور کوئی نہیں۔ اور ساری اسلامی اقدار فطرت کا ہی حصّہ ہیں۔ حضور نے فرمایا، دُنیا بھر کے انسانوں کو خدا کا بندہ بنانے کے لئے کوشش جماعتِ احمدیہ نے کرنی ہے اور جماعت یہ کوشش کر رہی ہے۔

حضُور نے اسلامی اخلاق کے اِس پہلو کا بھی وضاحت سے ذکر کیا کہ اسلامی تعلیم کے مطابق چاہے کوئی مشرک ہے یا خدا کا انکار کرنے والا دہریہ ہے۔ ان کے جذبات کو بھی ٹھیس نہ پہنچانے کا حکم ہے۔ یہ ہے وہ تعلیم جس کو اِسلامی تعلیم کہا جاتا ہے۔ اسلام کہتا ہے کہ ہر شخص کی عزّت قائم کرنا ہے۔ اور اس کی عملی مثال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بیان فرمائی ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کہ نوعِ انسان کے کانوں تک، یہ بات پہنچا دو کہ

(باقی دیکھئے صفحہ ۴ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ یکم نبوت ۱۳۵۸ ہش

# قرآنِ کریم میں بیان فرمودہ چند اخلاقِ حسنہ

اِس مادّی دنیا میں گمراہی اور ضلالت جب بھی اپنی انتہا کو پہنچی ــــ اور ــــ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ کا جب بھی دَور دورہ ہوا ۔ اسی وقت اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے اُس گمراہی کے زمانہ کو نُور اور ہدایت میں بدلنے کے لئے اپنی طرف سے فرستادے اور ہادی مبعوث فرماتے ۔ اور بعض اُن میں سے مخصوص زمانوں اور مخصوص علاقوں کے لئے مبعوث کئے گئے ۔ لیکن اِس آخری زمانہ میں جتنی زیادہ گمراہی اور ضلالت کا عروج ہوا اتنا ہی بڑی شان والا نبی اور اتنی ہی حسین تعلیم والا نبی اِس زمانہ کی ہدایت کے لئے مبعوث کیا گیا ۔ قرآن کریم جیسی عظیم الشان پُرحکمت کتاب اِس زمانہ کے لئے مبعوث کی گئی ۔ اور اس تعلیم میں وہ پہلی تمام تعلیمات اور احکامات آگئے جو اِس سے پہلے کی کتب میں بھیجے گئے تھے ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جن پر قرآن کریم کا نزول ہوا بہترین اخلاق کے حامل تھے ۔ اِسی لئے قرآن کریم میں آپؐ کے بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی کہ :-

إِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيمٍ (سورۃ القلم آیت ۵)

اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! آپ بہترین اور اعلیٰ اخلاق کے حامل ہیں ۔

ایک دوسرے مقام پر مومنوں کو متوجہ کرتے ہُوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ :-

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْيَوْمَ الْآخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيرًا

(سورہ احزاب : آیت ۲۲)

ترجمہ :- تمہارے لئے (یعنی اُن لوگوں کے لئے) جو اللہ اور اُخروی دن سے ملنے کی اُمید رکھتے ہیں اور اللہ کا بہت ذکر کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے رسُول میں ایک اعلیٰ نمونہ ہے ۔ جس کی انہیں پیروی کرنی چاہیئے ۔

آج کے اِس مختصر نوٹ میں ہم قرآن کریم کی عظیم تعلیمات کی روشنی میں بعض اُن اخلاق کا ذکر کرنا چاہتے ہیں جن سے ایک مومن کو متّصف ہونا چاہیئے ۔ اور خاص طور پر اُن مومنوں کو جو آج اِس زمانہ میں اِس بات کے دعویدار ہیں کہ صحیح اِسلام ہمارے پاس ہے ۔ قرآن کریم کی اصل تعلیمات پر ہم عامل ہیں ۔ یعنی جماعتِ احمدیہ کے افراد جو حقیقت میں اپنے دعویٰ کے مطابق قرآن کریم کی تعلیمات پر حتی الوسع عمل کرنے کی کوشش کرتے بلکہ دُوسروں تک بھی اس حسین تعلیم کو پہنچا رہے ہیں ، ان مؤمنوں کو پہلے سے زیادہ ان اخلاق سے متّصف ہونا چاہیئے ۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ ایک مقام پر فرماتا ہے :-

وَ اسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَ الصَّلٰوةِ (بقرہ)

کہ مصائب اور مشکلات کے وقت صبر اور دُعا سے کام لو ۔ یعنی بجائے اِس کے کہ انسان مشکل کے وقت رونا پیٹنا اور اللہ تعالیٰ کی ناشُکری کرنے لگے ، ایسے وقت میں حکم ہے کہ جہاں تک ممکن ہو صبر اور دُعا سے کام لیا جائے ۔

اِسی طرح فرمایا :-

وَ بِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَ بِذِي الْقُرْبٰى وَ الْيَتٰمٰى وَ الْمَسٰكِينِ وَ الْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى ......... وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ (نساء)

ترجمہ :- اور والدین کے ساتھ بہت احسان کرو ۔ اور (نیز) رشتہ داروں اور یتیموں اور مِسکینوں کے ساتھ اور اسی طرح رشتہ دار ہمسایوں ..... اور جن کے تُم مالک ہو (اُن کے ساتھ بھی)

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اپنے والدین کے ساتھ حسنِ سُلوک کرنے پھر اپنے رشتہ داروں قریبیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے اور آخر میں اپنے ماتحتوں کے ساتھ بھی احسان کرنے کی طرف بھی متوجّہ کیا ہے ۔ یہ بھی بہترین اخلاق ہیں ۔

پھر فرمایا :-

الَّذِينَ يُنْفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَ الْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَ الْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ (آلِ عمران)

ترجمہ :- جو خوشحالی اور تنگدستی میں بھی خُدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ۔ اور غصّہ کو دبانے والے اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں ۔

انسان کے اخلاق میں سے یہ اخلاق بھی بہت بڑا درجہ رکھتے ہیں کہ خواہ خوشحالی ہو یا تنگدستی ، اللہ تعالیٰ کے راستے میں اموال ضرور خرچ کئے جائیں ۔ خوشحالی کے زمانہ میں تو انفاق فی سبیل اللہ آسان ہے ۔ مگر اصل قربانی یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے امتحان کا وقت آئے تو پھر بھی اس کے راستے میں خرچ کرنے میں کمی نہ آئے ۔ اِسی طرح غصّہ کے وقت غصّہ کو دبانا اور لوگوں کو معاف کر دینا بھی ایسے اخلاق ہیں جن سے ایک مومن کو ضرور متّصف ہونا چاہیئے ۔

پھر فرمایا :-

وَ لِكُلٍّ وِجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ (بقرہ)

ترجمہ :- اور ہر ایک شخص کا ایک نہ ایک مطمحِ نظر ہوتا ہے جسے وُہ اپنے آپ پر مسلّط کرلیتا ہے ۔ سو تمہارا مطمحِ نظر یہ ہو کہ تُم نیکیوں کے حصُول میں ایک دُوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو ۔

کتنی حسین تعلیم ہے اور کتنا عظیم ضابطۂ اخلاق ہے کہ ایک مومن کا مطمحِ نظر ہی صرف یہ ہو کہ اُس نے نیکیوں میں ہمیشہ قدم آگے ہی آگے بڑھانا ہے ۔ نیکیوں کے میدان میں اس کا قدم کبھی پیچھے کی طرف نہ آئے ۔ حقیقت میں ایک مومن کی یہی شان ہے ۔ اور یہی شان ہونی چاہیئے ۔

اِسی طرح فرمایا :-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيرًا مِنَ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ ۔ (حُجرات)

ترجمہ :- اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچتے رہا کرو ۔ کیونکہ بعض گمان گُناہ بن جاتے ہیں ۔

بدگُمانی بہت سے گناہوں کی جڑ ہوتی ہے ۔ اور انسان اپنے ہی خیال میں اپنے بھائی کے بارہ میں کوئی بدگمانی کرکے گُناہ کا مرتکب ہو کر اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بن جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے ۔ آمین ۔

پھر فرمایا :-

وَ أَقْسِطُوا إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ (حجرات)

ترجمہ :- اور انصاف کرو ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔

خواہ کیسے بھی حالات ہوں عدل و انصاف کے ترازو کو برابر رکھنا اور حقدار کو اس کا حق پُورا ادا کرنا بھی حقیقی مومن کے اعلیٰ اخلاق میں سے ایک خلقِ عظیم ہے ۔

اِسی طرح فرمایا :-

وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَ إِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلٰمًا (الفرقان)

ترجمہ :- اور رحمان خدا کے سچے بندے وہ ہوتے ہیں جو زمین میں آرام سے چلتے ہیں ۔ اور جب جاہل لوگ اُن سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ لڑتے نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ ہم تو تمہارے لئے سلامتی کی دُعا کرتے ہیں ۔

عاجزی اور اِنکساری بھی ایک مومن کا خاصّہ ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ کے قُرب کو حاصل کرنے کا ایک یہ بھی بڑا ذریعہ ہے ۔ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السّلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

وہی اُس کے مقرّب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں راہ اس کی عالی بارگاہ تک خود پسندوں کو

(آگے دیکھئے صفحہ ۱۱ پر)

# ہم کو دُنیا اس لئے نہیں دی گئی کہ ہم اس کی گندگی کی دلدل میں غرق ہو جائیں

## یہ بُنیادی حقیقت یاد رکھیں کہ اللہ ہی سب کچھ ہے' باقی لاشئی محض ہے

لجنہ اماءاللہ مرکزیہ ربوہ کے اجتماع سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطاب

مورخہ ۲۰ اخاء (اکتوبر) کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماءاللہ کے سالانہ اجتماع میں شرکت کرنے والی خواتین سے خطاب فرمایا۔ حضور نے فرمایا میں تمہیں متنبہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ آپ کو احمدیت سے نوازا ہے' آپ پر اتنا بڑا احسان کیا ہے کہ آپ کو ایسی جماعت میں داخل کیا ہے جس کے متعلق اس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ وعدہ دیا تھا کہ وہ خدا اس جماعت کو اپنا آلہ کار بنا کر اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرے گا۔ اس جماعت کے افراد کی جو خدا کی راہ میں قربانیاں دینے والے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بلند کرنے والے ہیں۔ خدا نے ایسے الفاظ میں تعریف کی ہے جن کا تصور کر کے ہماری آنکھیں نم ہو جاتی ہیں' کیونکہ ہم خود کو اس قابل نہیں پاتے۔ خدا نے اتنا بڑا احسان تم پر کیا ہے تو تمہارا فرض ہے کہ تم اللہ کی بندیاں بنو ورنہ وہ خدا جس نے ہر قسم کی دولتیں دی ہیں۔ وہ ان دولتوں کو واپس لینے کی بھی قدرت رکھتا ہے۔ حضور نے دنیاوی دولت اور نعماء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا ملنا بے شک انسان کے لئے خوشی کا موجب ہوتا ہے۔ مگر دنیا ہم کو اس لئے نہیں دی گئی کہ ہم اس کی گندگی کی دلدل میں غرق ہو جائیں بلکہ اس لئے دی گئی ہے کہ ہم خدا کا پیار اور اس کا قرب اور زیادہ حاصل کریں۔ حضور نے فرمایا کہ کسی کی عزت اس کی دولت یا کپڑوں سے نہیں ہوتی۔

حضور نے لجنات اماءاللہ کو نصیحت کی کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہو کر آپ کے رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کریں۔ کیونکہ قیامت کے روز اس وجہ سے کہ خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے' آپ کے اُسوہ کے ہم رنگ ہونے والوں کے حق میں ہی آپ کی شفاعت قبول کرے گا۔ ایسے لوگ جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس رنگ میں اطاعت کریں گے۔ کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم رُخ خانہ کعبہ کی طرف ہے تو ان کا رُخ بھی اس طرف ہو اور کسی اور طرف نہ ہو۔ ایسے لوگوں کے بارے میں خدا تعالیٰ سفارش قبول کرے گا۔ حضور نے فرمایا کہ اس کے لئے ضروری ہے کہ تم اپنے اوپر تقویٰ کی چادر اوڑھو۔ تمہاری زینت آرائش کی دنیوی چیزیں نہ ہوں بلکہ تقویٰ ہو۔ اور تمہارے چہروں پر ایسا نور ہو جس سے اللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ ذالک خیر کی جھلک نمودار ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اس ضمن میں انسان کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنی سعی کوشش کرے لیکن اگر بشری کمزوری کے نتیجے میں اس سے کوئی بھول چوک ہو جائے اور بجرہ شیطان کی طرح اس بھول چوک اور گناہ پر اصرار کرنے والا نہ ہو تو اس کے لئے توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ اور اس دروازے سے داخل ہو کر وہ موسلادھار بارش کی طرح برستی ہوئی خدائی رحمت کا مشاہدہ کر سکتا ہے۔

حضور نے فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ تم تقویٰ کا دامن مضبوطی سے پکڑنے والی ہو۔ اور یہ تہیہ کرلو کہ ایک دفعہ خدا کا دامن پکڑ کر پھر نہیں چھوڑنا۔ پھر دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے پیاروں سے سلوک کرتا ہے۔

# احمدی بچوں کا مستقبل ساری دُنیا کے بچوں سے زیادہ روشن ہے

## خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ ان کے ذریعے سے دُنیا بھر میں اسلام کو غالب کرے گا!

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا اطفال الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدی بچوں کو خوشخبری دی ہے۔ کہ ان کا مستقبل دنیا کے سب بچوں سے زیادہ روشن ہے۔ کیونکہ انہیں خدا نے یہ وعدہ دیا ہے کہ وہ ان کے ذریعے سے اسلام کو دنیا میں غالب کرے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۰ اکتوبر کو مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے ۲۵ ویں سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا' تمہارے ذریعے سے لوگ خدا کو پہچانیں گے اور تمہارے ذریعے سے اللہ تعالیٰ کا پیغام غالب ہوگا۔ اور دنیا بھر میں اللہ تعالیٰ کی محبت قائم ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ وہ زمانہ بہت جلد آنے والا ہے جبکہ خدا تعالیٰ کا نور شہر شہر میں پھیلے گا اور قریہ قریہ سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کی صدا بلند ہوگی۔ اور وہ وقت آنے والا ہے جبکہ ساری دنیا کی قیادت تمہارے نصیب میں لکھی جائے گی۔ تمہارے پاس دنیا کی نعمتیں ہوں گی۔ دنیا بھر کے دل تمہارے پاس ہوں گے۔ اور ساری دنیا کے قائد تم ہی ہو گے۔ حضور نے فرمایا کہ اسی لئے تم دنیا کے خوش نصیب بچے ہو۔

حضور نے فرمایا کہ یہ خدا کا شکر ہے کہ اس نے تم کو احمدی جماعت میں پیدا کیا۔ آپ اس دور سے نہیں گزرے جس میں کبھی مثلاً افریقہ کا ایک بچہ گزرا تھا۔ جس کو ہر وقت یہ خوف رہتا تھا۔ کہ اس کو کہیں اغوا کر کے امریکہ نہ لے جائیں۔ کیونکہ ایسے ہزاروں لاکھوں بچوں کو غلام بنا کر لے جایا جاتا۔ اور ان معصوم بچوں کو نہایت سخت تکالیف دی جاتیں اور کھیتوں اور کارخانوں میں ان سے سولہ سولہ گھنٹے کام لیا جاتا۔

حضور نے فرمایا' بعض ممالک ایسے بھی ہیں جن میں بچپن ہی سے بچوں کے ذہنوں میں ان کے سکول کے نصابوں کے ذریعے یہ ڈالا جاتا ہے کہ اللہ کوئی نہیں اور عجیب لغویت سے بچوں کے دماغوں میں زہر بھرا جاتا ہے۔ تم شکر کرو کہ تم ان میں شامل نہیں ہو۔ ہم بھی جانتے ہیں اور تم بھی جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ حضور نے بطور مثال بتایا کہ ۱۹۶۷ء کے دنوں میں جب مجھ سے لوگ ملنے آتے تھے۔ تو میں ان کے بچوں سے پوچھتا تھا کہ تم کو کوئی سچی خواب آئی ہے؟ تو وہ اپنی خوابیں بتاتے۔ ایک بچے نے بتایا کہ اس کی بھینس کے بچہ ہونے والا تھا۔ اس کو خواب آئی کہ کٹی ہوگی چنانچہ اسی طرح ہوا۔ اب یہ خواب اس بچے کو کس نے دکھائی۔ یہ خدا تعالیٰ نے ہی بتایا۔ کیونکہ پیٹ میں پڑے ہوئے بچے کے بارے میں کوئی نہیں جان سکتا کہ یہ کٹا ہوگا یا کٹی ہوگی۔ یہ خدا ہی بتاتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا کے بارے میں بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ حالانکہ بجلی ایسی معمولی چیز جس کے لاکھوں فائدے ہیں۔ اس کے بارے میں بچوں کو بتایا جاتا ہے۔ اور ان کو خود بخود اس کا پتہ نہیں چلتا۔ تو خدا تعالیٰ جو بہت بڑی فائدہ مند ذات ہے اس کے متعلق بتانا کیوں ضروری نہیں؟

حضور نے فرمایا کہ روس اور امریکہ کے امیر ترین بچے کا مستقبل بھی اتنا روشن نہیں جتنا تمہارا روشن ہے۔ حضور نے دعا کی کہ خدا کرے کہ آپ عملاً بھی اسی طرح کے خوش قسمت بچے بنیں۔ جس طرح کے بچے بننے کا آپ کو وعدہ دیا گیا ہے ؛

### درخواستِ دُعا

عزیزم انعام الٰہی خان صاحب (ابن محترم فضل الٰہی خان صاحب درویش نائب ناظر امورعامہ قادیان) کو اللہ تعالیٰ نے دو خوشیاں دکھائی ہیں۔ گزشتہ ماہ اگست میں پہلی اولاد بیٹا عطا کیا ہے جس کا نام "ثمر انعام" رکھا گیا ہے۔

دوسرے انہیں جرمنی کی شہریت حاصل ہوگئی ہے۔ ہر دو خوشیوں کے بہت بابرکت ہونے کے لئے احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار:

ملک صلاح الدین ایم اے درویش قادیان

# ربوہ میں خدام الاحمدیہ کا ۳۵واں سالانہ اجتماع (بقیہ صفحہ اوّل)

بشر ہونے کے لحاظ سے تم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں۔ یہ بات اُس شخص نے کہی جس کو کہا گیا تھا کہ زمین و آسمان تیرے لئے پیدا کئے گئے ہیں حضور نے دُعا فرمائی کہ خدا کرے کہ ہم انسانیت کے حقوق ادا کرنے والے ہوں۔ تاکہ جب ہم اس عارضی دنیا کو گزار اپنے خدا کے حضور میں حاضر ہوں تو خدا تعالیٰ کے سارے فرشتے ساری برکتوں کے ساتھ ہمارے استقبال کو کھڑے ہوں۔

## اختتامی خطاب

مورخہ ۱۹ر اخاء (اکتوبر) مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا، آج جماعت کے بڑوں اور چھوٹوں کو میرا یہ پیغام ہے کہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کے ترانے گاتے ہوئے آگے سے آگے بڑھتے جاؤ۔ حضور نے فرمایا کہ خدا کے فرشتے آسمانوں سے تمہاری مدد کو اُتریں گے۔ اور تم اپنی زندگی کا مقصد اپنی زندگیوں میں ہی پُورا ہوتے دیکھو گے۔ حضور نے فرمایا کہ نوعِ انسان کو یہ وعدہ دیا گیا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں سب کے سب انسان خدائے واحد کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کریں گے۔ ان کے دل خدا تعالیٰ کی حمد سے ہمیشہ معمور رہیں گے۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار ان کے سینوں میں موجزن رہے گا۔

حضور نے فرمایا کہ یہ وعدہ جو خدا تعالیٰ نے دیا تھا۔ اس وعدے کے پُورا ہونے کا زمانہ آگیا ہے اور خدا تعالیٰ کی تدبیر اور تقدیر حرکت میں ہے۔ اور دُنیا کے گوشے گوشے میں انقلابی تبدیلیاں پیدا ہو رہی ہیں۔ اس انقلابِ عظیم نے جماعت احمدیہ کو جو ایک غریب جماعت، جو ایک دھتکاری ہوئی جماعت، جو ایک بے بس اور سیاست سے بے تعلق جماعت ہے۔ اسے زمین سے اُٹھا کر آسمانوں تک پہنچا دیا۔ حضور نے نعرہ ہائے تکبیر اور اسلام، احمدیت اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث زندہ باد کے زبردست نعروں کی گونج میں ارشاد فرمایا کہ ہر آن خدا تعالیٰ کے فضل بارش کی طرح نازل ہو رہے ہیں اور ہمارے پاس وہ الفاظ نہیں جن سے ہم اپنے ربّ کریم کا شکر ادا کر سکیں۔ دنیا نے کہا تھا کہ ہم اس جماعت کو اپنے پاؤں تلے روند دیں گے۔ مگر خدا تعالیٰ کے فعل نے ثابت کیا کہ یہ جماعت مرنے کے لئے نہیں زندہ رہنے کے لئے پیدا ہوئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے مختصر خطاب میں جماعت احمدیہ پر ہونے والے خدا تعالیٰ کے لاتعداد افضال و انعامات کا ذکر کیا۔ حضور کے خطاب کے دوران بارش شروع ہو گئی۔ جس پر حضور نے بارش کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ جو بارش ہو رہی ہے یہ رحمت کی بارش ہے۔ تم میں سے کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ اس کے قطروں کو گن سکتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضلوں کی جو بارش ہماری جماعت پر ہو رہی ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ ہیں۔ اس پر احبابِ جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر، حضرت خاتم الانبیاءؐ زندہ باد اور اسلام اور احمدیت زندہ باد کے نعرے بلند کئے۔

حضور نے جماعتِ احمدیہ پر ہونے والے خدائی فضلوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی رحمت کے دو تازہ نمونے یہ ہیں کہ جماعت ہائے احمدیہ یورپ و انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے یہ توفیق دی ہے کہ ایک بڑی جائیداد انہوں نے اشاعتِ اسلام کے لئے ناروے میں خریدی ہے اور یہ بھی توفیق خدا نے دی ہے کہ سپین کے مُلک میں جو کہ کیتھولک ازم کا گھر ہے ایک زمین خریدی گئی ہے۔ اور اس زمین کے متعلق وہاں کی لوکل باڈی اور حکومت نے یہ بات لکھ کر اجازت دیدی ہے کہ وہاں پر جماعت احمدیہ کا مشن ہاؤس اور اللہ کا گھر، مسجد بنائی جا سکتی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اب سوائے ایک دو جگہ کے جہاں کوشش ہو رہی ہے۔ یورپ کے ہر ایک ملک میں اللہ کے نام کو بلند کرنے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کو پھیلانے کے لئے مشن ہاؤس اور مساجد بن چکی ہیں۔

حضور نے اللہ تعالیٰ کے افضال کا مزید ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کے تراجم اور قرآن کریم کی تفسیر کے کثرت سے شائع کرنے کا انتظام ہو رہا ہے۔ اس منصوبہ کی ابتداء ہو چکی ہے کہ امریکہ میں ایک ملین یعنی دس لاکھ قرآن کریم کے مترجم نسخے تقسیم کئے جائیں۔ حضور نے فرمایا کہ تجربۃً ایک بہت بڑے چھاپے خانے میں بیس ہزار نسخے طبع کرانے شروع کئے گئے ہیں۔ اور اُمید ہے کہ نومبر کے مہینے میں وہ یہ بیس ہزار نسخے طبع کر کے ہمیں دیدیں گے۔ اس کے چند صفحات نمونہ کے طور پر ہمارے پاس پہنچ چکے ہیں۔ طباعت کا معیار بہت اچھا ہے اور بڑے سستے داموں اسے وہ طبع کر رہے ہیں۔ حضور نے اس منصوبہ کا اگلا مرحلہ بیان فرماتے ہوئے بتایا کہ یہ بیس ہزار نسخے سارے امریکہ میں پھیلانے کے بعد مزید آرڈر لئے جائیں گے۔ وہاں ایسے کتب فروش ہیں۔ جو قرآن مجید کے کئی لاکھ نسخے طلب کرتے ہیں۔ لیکن پہلے نمونہ مانگتے تھے۔ اب نمونہ تیار ہو گیا ہے۔ اور روک دُور ہو گئی ہے۔ راہ ہموار ہو گئی ہے۔ اور خدا کے فضل سے ہم اُمید رکھتے ہیں۔ کہ اگلے چند سالوں میں بڑی کثرت سے لاکھوں کی تعداد میں قرآن کریم امریکہ میں تقسیم ہو جائیں گے۔

حضور نے فرمایا کہ اسی طرح سوئٹزرلینڈ اور جرمنی میں دو جگہ تقاریر کا انتظام کیا گیا جن میں ان ممالک کے حالات کے لحاظ سے کثرت سے لوگ شامل ہوئے۔ وہاں اسلام کی تعلیم سُننے کی طرف عوام کو توجہ پیدا ہو رہی ہے۔

حضور نے احبابِ جماعت کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ان ملکوں کے عوام کو اسلام کی تعلیم سُنانے کے لئے ہمیں تیاری کرنی چاہیئے۔ اس کے لئے ہمیں مذہبی تعلیم یافتہ نوجوانوں کی ضرورت ہے، اس کے لئے جامعہ احمدیہ میں پڑھنا ضروری نہیں۔ ہر احمدی جوان کو زیادہ توجہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کرنا چاہیئے انگریزی دان طبقہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات نہایت اچھی شکل میں اور بہت اعلیٰ انگریزی میں ترجمہ ہو کر طبع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ یہ ایک ایسی چیز ہے جس کو پڑھ کر انسان اسلام کے حُسن اور دلائل کی تاثیر کا قائل ہو جاتا ہے۔ انہیں ہمیں خود بھی پڑھنا چاہیئے اور اپنے واقف کاروں کو بھی پڑھانا چاہیئے، خصوصاً غیر مسلم واقف کاروں کو۔

حضور نے فرمایا۔ رَضِیْنَا بِاللّٰہِ رَبًّا ہمارا ربّ کریم بڑا ہی دیالو ہے۔ آسمانوں اور زمین کو ہمارے لئے اس نے اپنی نعماء سے بھر دیا۔ ہر مادی چیز جس کی ہمیں ضرورت تھی۔ ہماری فطرت کو۔ ہمارے جسموں کو، ہماری رُوحوں کو، اس کے قرب میں آسمانوں تک پہنچنے کے لئے وہ سب کچھ اس نے آسمانوں اور زمین میں ہمارے لئے مہیا کر دیا اور ہمیں اُس نے وہ سب طاقتیں عطا کیں جن کے حُسن کا ہر پہلو اسے پیارا ہے اور جن کے ہر پہلو کو حسین بنانا ہمارا کام ہے۔ ہماری ہدایت کے لئے اس نے اپنے فضل سے رحمۃ للعالمینؐ کو ہمارا ہادی اور راہبر بنا کر بھیجا۔ جو ایک کامل اور مکمل تعلیم لے کر آئے۔ جس تعلیم نے ہمارے وجود کے درخت کی ہر شاخ کو بار آور کیا اور جس نے ہماری رُوح کو اللہ کے نور سے منور کیا۔ حضور نے فرمایا کہ اس راہبر سے، اس ہادی سے بھی ہم خوش ہیں۔

بِمُحَمَّدٍ رَسُوْلًا۔

ہم راضی ہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جنہوں نے ہمارے سامنے ایک کامل اور حسین تر اُسوہ پیش کیا اور ہمارے لئے اس بات کو ممکن بنا دیا کہ ہم میں سے ہر ایک شخص اپنی اپنی استعداد کے دائرہ میں انتہائی رفعتوں کو حاصل کر سکے۔ اس نے نوعِ انسان سے اس قدر پیار کیا کہ ان کے لئے دُعائیں خدا کے حضور میں کچھ اس طرح مانگیں کہ وہ قبول ہوئیں

اختتامی خطاب کے بعد انتہائی پُرسوز اور درد بھری دُعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہُوا۔ حضور نے جب دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے تو فضا خدّام احمدیت کی اپنے ربّ کے حضور تضرّع کے دوران ہچکیوں اور سسکیوں کی درد انگیز آوازوں سے گونجنے لگی۔ کوئی آنکھ نہ تھی جو اپنے ربّ کی رحمت کے حصول کیلئے گریہ کناں نہ ہو۔

# اخبارِ قادیان

○۔ محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد گزشتہ دنوں وادیٔ کشمیر کے دورہ پر تشریف لے گئے تھے مؤرخہ ۲۳/۱۰/۶۹ کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔

○۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان، شاہجہانپور کانفرنس میں شرکت کے بعد مؤرخہ ۲۷/۱۰/۶۹ کو واپس تشریف لے آئے۔

○۔ مؤرخہ ۲۸/۱۰/۶۹ کو بعد نمازِ عشاء مسجد مبارک میں محترم چوہدری بدر الدین صاحب عامل جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی زیر صدارت ایک جلسہ منعقد ہُوا۔ جس میں محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے شاہجہانپور کانفرنس کے ایمان افروز کوائف سُنا کر حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

○۔ مؤرخہ ۲۷ و ۲۸ر اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ قادیان کا سالانہ اجتماع منعقد ہُوا۔ جس میں مختلف علمی۔ ورزشی اور ذہانت کے مقابلے وغیرہ ہوئے۔ تفصیلی رپورٹ انشاء اللہ بعد میں دی جائے گی۔

تبلیغ کے میدان سے

# انڈونیشیا میں جماعتِ احمدیہ کی تازہ کامیابیاں

## ۶۳ افراد کا قبولِ حق ۔ مختلف مقامات پر سیرۃ النبیؐ کے جلسے ۔ جکارتہ کے گورنر سے ملاقات

میدان (شمالی سماٹرا، انڈونیشیا) دنیا کی سب سے بڑی اسلامی مملکت انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کو خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو تازہ کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں۔ اس کے نتیجہ میں ۱۹۷۹ء کے ابتدائی چھ ماہ میں شمالی سماٹرا کے علاقے میں ۶۳ افراد کو احمدیت یعنی حقیقی اسلام قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ ان احباب کے بیعت فارم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیے گئے ہیں شمالی سماٹرا میں متعین احمدیت کے مبلغ اسلام مکرم محی الدین شاہ صاحب نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ ان تازہ احمدیوں میں سے ۸۔ احباب چربیون (مغربی جاوا) سے ۴۹۔ احباب گاروت (مغربی جاوا) سے۔ پانچ احباب چیامیس (مغربی جاوا) سے اور ایک نو احمدی کا تعلق پوروکرتو (وسطی جاوا) سے ہے۔

رپورٹ کے مطابق مسجد مبارک چربیون میں باقاعدہ نماز باجماعت ادا کی جارہی ہے اور مولوی ذوالکفل صاحب ہر ہفتہ درس دیتے ہیں۔ جماعت گاروت کی طرف سے ہر منگل کے روز قیدیوں کو اسلامی تعلیم دی جاتی ہے اور آزاد ہونے والے قیدیوں کو لٹریچر دیا جاتا ہے گاروت کے علاقے میں بنجر کی جماعت میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ اور جماعت بنجر مسجد ناصر گاروت اور جماعت احمدیہ جی لے دوگ میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کیے گئے جن میں ضلع گاروت کے صدر جماعت جناب عبدالکریم صاحب کو بلایا گیا۔ اس کے علاوہ دہ پارا کنا لگ سوکاپورا۔ تاریخ حسن سابوزا بنڈونگ بھی بیوس ضلع کونینگن اور شاریغ نارکا بنڈونگ میں بھی مختلف اجلاس پر تشریف لے گئے جماعت گاروت کے چندہ دہندگان کی تعداد خدا کے فضل سے ۱۲۰ سے بڑھ کر اب ۲۰۰ ہو گئی ہے فالحمدللہ

### شہر کی جامع مسجد میں خطبہ

کوتاموباگو (شمالی سیلبس) کے علاقے میں معلّم محمد طاہر احمد نے بتایا ہے کہ انہوں نے دو دفعہ شہر کی جامع مسجد میں خطبہ جمعہ دیا نماز جمعہ کے موقع پر ۲۵۰ غیر از جماعت احباب بھی موجود تھے نماز کے بعد شہر کے بڑے افسر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جماعت احمدیہ خالصتًہ ایک مذہبی جماعت ہے انہوں نے کہا کہ جو احباب جماعت کے بارے میں تحقیق کرنا چاہتے ہوں انہیں ان کی طرف سے اس کی مکمل اجازت ہے شب کو اسی شہر میں جناب عثمان صاحب کے گھر پر تبلیغی گفتگو ہوئی جو رات آٹھ بجے سے لے کر صبح چار بجے تک نہایت کامیابی سے جاری رہی اور حاضر احباب نے نہایت اچھا اثر لیا۔

### گورنر جکارتہ سے ملاقات

مورخہ ۳۰ر جولائی ۱۹۷۹ء کو جناب رئیس التبلیغ مکرم محمود احمد صاحب چیمہ اور دیگر ۹ عہدیداران جماعت انڈونیشیا نے گورنر جکارتہ جناب پرنوبو صاحب سے ملاقات کی جناب یحییٰ پونتو صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا اور جناب رئیس التبلیغ نے قرآن مجید اور دیگر کتب سلسلہ گورنر صاحب کو بطور تحفہ پیش کیں یہ ملاقات قریبًا نصف گھنٹہ جاری رہی۔

ابر ینگ (جورب) میں جو ماری صاحب، آمین صاحب اور شمس الدین صاحب نے بعض دی اثر معززین کو مجلہ سینار اسلام اور چند کتب سلسلہ ہدیہ کے طور پر پیش کیں اور پیغام حق پہنچایا۔ کیا پورانی (جاکرتا) میں احمدی بعض مشکلات میں مبتلاء ہیں وہ ان سے خلاصی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

---

**درخواستِ دعا:** مکرم برادرم عبدالغفار صاحب شیخ قائد مجلس خدام الاحمدیہ چک امرچھ (کشمیر) اپنی مستقل ملازمت کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اسی طرح مکرم محمد ابراہیم صاحب چک امرچھ اکثر بیمار رہتے ہیں ان کی صحت ۲۳/

---

# ماریشس کے ۳۰۰ احمدیوں نے ایک روز میں پورے ملک میں پیغام حق پہنچا دیا

## ★ ۲۵۰۰ روپے کی کتب فروخت ★ ۔ مفت لٹریچر کی تقسیم ★ ۔ کامیاب یوم تبلیغ کی روداد

روزہل (ماریشس) افریقہ کے جزیرے ماریشس کے افراد کو خوابِ غفلت سے جگانے اور افضل الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندگی بخش پیغام پہنچانے کے لئے جماعتِ احمدیہ ماریشس کے ۳۰۰ مخلص اور فدائی احمدیوں نے نہایت اخلاص اور فدائیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ۲۲ر جولائی ۱۹۷۹ء کو ایک کامیاب یوم تبلیغ منایا۔

احمدیہ مسلم مشن ماریشس کے انچارج مکرم صدیق احمد صاحب منور کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اس یوم تبلیغ کی کامیابی اور ہمہ گیری کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس دوران میں جو لٹریچر قیمتًا فروخت ہوا اس کی قیمت ۲۵۰۰ روپے تھی جو لٹریچر مفت تقسیم کیا گیا اس کی مالیت، اور تعداد اس کے علاوہ ہے احمدی مخلصین نے گلیوں اور بازاروں اور سڑکوں پر گھوم کر خدا کے مسیح کا پیغام اہل ماریشس تک پہنچایا۔

رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ مخلصین احمدیت پہلے سے طے شدہ ہدایات کی پیروی میں صبح سات بجے اپنے علاقہ کی مسجد احمدیہ میں پہنچ گئے انہوں نے اس بابرکت کام کا آغاز نمازِ تہجد سے کیا رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ بالخصوص مرکزی مسجد کا نظارہ قابلِ دید تھا۔ شہر کے مختلف کونوں سے جوش و جذبہ سے سرشار احمدی مخلصین کیا بچے اور کیا جوان اور کیا بوڑھے سبھی دیوانہ وار مسجد کی طرف بڑھتے چلے آرہے تھے کچھ پیدل تھے اور کچھ کاروں پر کچھ کے پاس سائیکلیں تھیں ہر ایک شخص کے دل میں یہ تمنّا تھی کہ وہ آج اپنے دوسرے بھائی پر سبقت لے جائے روزہل اور کاتغ بواں کے احباب کو مختلف احزاب میں تقسیم کیا گیا ایک حزب میں پانچ احمدی مسلمان شامل تھے جن کو کتب اور لٹریچر دینے کے بعد رخصت کیا گیا۔

روزہل اور کاتغ بواں کے احباب نے داتو، یونین پارک، کا نجاب سیاق، تریولے گراں، بے اور نیو گرو میں پیغامِ حق پہنچایا جبکہ دیگر جماعتوں کے احباب نے مینیر دے ویل کاپچے ملیز، موتا مین۔ بلانش خلاس۔ بوناکی پورٹ لوئیس۔ نیو تر۔ شکس کیو پیپ بیبرگ تکا لیڈ، اور پینڈل میں تبلیغ کی اور اس طرح ایک دن میں جزیرے کے تقریبًا تمام کونوں میں خدا کی توحید اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا پیغام پہنچا دیا گیا۔

اس مقصد کے لئے احمدیہ مسلم مشن نے چند خصوصی پمفلٹ تیار کئے جن میں سے ایک کا نام "اے اہلیانِ ماریشس بیدار ہو جاؤ" اس کے علاوہ اس سال کے یوم تبلیغ میں دو نئی کتب 'اسلامی نماز' اور 'چشمہ مسیحی' از حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اشاعت بھی شامل تھی مؤخر الذکر کتاب کے خلاف کیتھولک چرچ کا ردِ عمل یہ ہوا ہے کہ انہوں نے کیوپپ کے گرجا گھر میں اعلان کیا ہے کہ احمدیت کی کتب کا بائیکاٹ کیا جائے اس طرح احمدیت کے محکم دلائل دینے کی بجائے راہ فرار اختیار کی ہے۔

مشن انچارج نے اپنی رپورٹ میں مزید بتایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے فرانسیسی تراجم عنقریب جلد شائع کئے جا رہے ہیں تبلیغ ڈے کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں مکرم عزیز احمد تیجو صاحب مکرم سبحان خدازل صاحب مکرم مولانا ابوبکر خان صاحب اور مکرم بشیر احمد تیجو صاحب شامل تھے جنہوں نے نہایت کامیابی کے ساتھ اپنا فرض سر انجام دیا۔ (بشکریہ اخبار الفضل)

---

**دعائے نعم البدل:** برادرم شفیق احمد صاحب سندھی کے ہاں مورخہ ۱۹ر ۷۹/۹ کو پہلی لڑکی تولد ہوئی جو ولادت کے چند گھنٹے بعد وفات پا گئی انا للہ وانا الیہ راجعون اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے ان کی اہلیہ محترمہ ان دنوں ہسپتال میں داخل ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: صغیر احمد طاہر متعلم جامعہ احمدیہ قادیان

---

۲۳/ کاملہ کے لئے بھی احباب دعا فرمائیں۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر نائب مدیر بدر قادیان

# محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی حیدر آباد میں تشریف آوری

از مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد

مورخہ ۱۰ اکتوبر ۷۹ء کو محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان حیدر آباد دردود فرما ہوئے۔ سکندر آباد ریلوے اسٹیشن پر احباب جماعت اپنے بزرگ مہمان کے استقبال کے لئے کثیر تعداد میں تشریف لائے ہوئے تھے۔ احباب جماعت نے حضرت صاحبزادہ صاحب کا فلک شگاف نعروں سے استقبال کیا اور آنموصوف کی گلپوشی کی گئی بعدہ آپ الہ دین بلڈنگس محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب کے مکان پر تشریف لے گئے اور سفر کی کوفت کے باوجود آنمحترم اسی وقت نور الدین الہ دین صاحب مرحوم کی وفات پر تعزیت کرنے ان کے مکان پر گئے اور پسماندگان کو تسلی دعا اور صبر کرنے کی تلقین فرمائی بعدہ آنمحترم نے امیر علی صاحب الہ دین مرحوم جو حیدر آباد کے بہت بڑے تاجر رہے ہیں اور اہل تشیع مسلک سے منسلک تھے ان کی کوٹھی پر جاکر مرحوم کی والدہ اور بیوہ کے ساتھ ہمدردی کا اظہار فرماتے ہوئے انہیں صبر کرنے کی نصیحت فرمائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صبر کے واقعات کو بڑے ہی احسن پیرائے میں بیان فرمایا جو غمزدہ خاندان کے لئے تسکین قلب کا باعث ہوئے انہوں نے آپ کی تشریف آوری پر شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب احمدی کی والدہ محترمہ کی تیمارداری کے لئے تشریف لے گئے ان ایام میں آنموصوف کا قیام محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی کوٹھی پر رہا ۱۱ اکتوبر کو محترم سیٹھ صاحب موصوف کی دو صاحبزادیوں ناصرہ بیگم صاحبہ اور نعیمہ بیگم صاحبہ کی تقریب رخصتانہ میں شریک ہوئے۔ ان کے نکاحوں کا اعلان قادیان میں جلسہ سالانہ ۷۸ء کے موقع پر علی الترتیب مکرم شمس الدین صاحب ابن سیٹھ فاضل کرم علی صاحب مرحوم اور مقصود احمد صاحب مشرق ابن محترم غلام قادر صاحب مشرق مرحوم کے ساتھ حضرت صاحبزادہ صاحب نے کیا تھا اس موقع پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے ازدواجی زندگی پر بصیرت افروز انداز میں روشنی ڈالتے ہوئے دعا کروائی اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو جانبین کے لئے باعث برکت بنائے آمین۔

مورخہ ۱۲ اکتوبر حضرت صاحبزادہ صاحب بمبئی کانفرنس میں شرکت کی غرض سے بذریعہ ہوائی جہاز تشریف لے گئے اور پندرہ اکتوبر بذریعہ طیارہ آنموصوف بمبئی سے برادرم بشیر الاسلام صاحب ابن محترم عبد السلام صاحب مرحوم کی دعوت پر حیدر آباد تشریف لائے اسی روز شام نعیمہ بیگم صاحبہ بنت محترم عبد اللطیف صاحب حیدر آباد کے نکاح مکرم منیر الدین صاحب قریشی ولد مکرم قریشی نذیر احمد صاحب مرحوم سے فرمایا اور رخصتانہ کی تقریب بھی اسی روز عمل میں آئی مورخہ ۱۷ اکتوبر محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے برادرم بشیر الاسلام صاحب ابن محمد عبد السلام صاحب مرحوم کے نکاح کا اعلان عزیزہ فرخ دردانہ صاحبہ بنت محترم غلام قادر صاحب مشرق مرحوم سے کیا اور ایک ایمان افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں خاص طور پر ذکر فرمایا کہ لڑکے اور لڑکی کے والد وفات پا چکے ہیں احباب دعا فرمائیں اس جوڑے پر اللہ تعالیٰ کا سایہ ہمیشہ رہے بشیر الاسلام صاحب نے اس خوشی میں مبلغ ۱۵۰/ روپیہ تحریک جدید میں ۲۵/ روپے امانت بدر میں ۲۵/ روپے شکرانہ فنڈ ۲۵/ روپے درویش فنڈ ۲۵/ روپے مساجد فنڈ میں ادا کئے اسی روز رخصتانہ کی تقریب بھی عمل میں آئی۔

۱۸ اکتوبر بعد نماز ظہر آنموصوف محترم ڈاکٹر سعید انصاری صاحب کے نئے دواخانہ میں تشریف لے گئے اور دعا کرائی۔ بعد نماز مغرب مکرم بشیر الاسلام صاحب نے وسیع پیمانے پر دعوت ولیمہ کا انتظام کیا تھا آنمحترم نے اس دعوت میں شرکت فرمائی۔

۱۹ اکتوبر کو حضرت صاحبزادہ صاحب نے احمدیہ جوبلی ہال میں ایمان افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور تمام افراد جماعت سے فرداً فرداً معانقہ کیا اور حالات دریافت فرمائے نیز بعد خطبہ جمعہ محترم ڈاکٹر عبد السلام صاحب احمدی جن کو حال ہی میں نوبل پرائز ملا ہے ان کی ابتدائی تعلیم کے بعض واقعات بیان کئے۔

۲۰ اکتوبر چار بجے تمام افراد جماعت کثیر تعداد میں بیگم پیٹھ ہوائی اڈے پر جمع تھے اور انہوں نے اپنے بزرگ مہمان کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا اللہ تعالیٰ آپ کا سفر حضر میں حافظ و ناصر ہو آمین۔

# کلکتہ میں کُلُوا جَمِیعًا کی تقریب

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ

مورخہ ۱۴ ستمبر بروز اتوار بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کلکتہ میں زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ کُلُوا جَمِیعًا کی تقریب منعقد ہوئی۔ جس میں خدام الاحمدیہ کی طرف سے انصار اللہ کو بھی دعوت دی گئی تاکہ خدام و انصار اجتماعی پروگرام کے تحت کھانے میں شرکت فرمائیں۔ پروگرام کے مطابق ہر خادم گھر سے ٹفن کا کھانا مغرب کی نماز سے پہلے لے کر مسجد میں حاضر ہو گیا اور ادائیگی نماز کے بعد خدام و انصار دستر خوان پر تشریف فرما ہوئے۔

مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے کی تلاوت قرآن مجید اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب کی نظم کے بعد خاکسار نے اس مبارک تقریب کی وجہ انعقاد اور مختصراً اس کے فوائد و برکات بیان کئے اور تمام خدام و انصار سے درخواست کی کہ وہ سب سے پہلے حاضرین کو اپنا اپنا تعارف کرائیں اور اگر کسی کو کوئی دلچسپ واقعہ یاد ہو تو وہ بھی سنا سکتا ہے چنانچہ خدام و انصار نے باری باری کھڑے ہو کر اپنا نام، ولدیت، ایڈریس اور کاروبار یا محبوب مشغلہ کے بارے میں بتایا۔

اس موقع پر نائب قائد مکرم منظور عالم صاحب ابن مکرم حافظ عبد المنان صاحب نے جملہ خدام کو مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے اور بھرپور تعاون کرنے کی درخواست کی۔ بعدہ دستر خوان پر کھانا رکھا گیا۔ حاضر خدام و انصار نے اجتماعی طور پر کھانا تناول فرمایا آخر میں خاکسار نے دعا کرائی اس موقع پر ایک گروپ فوٹو بھی لیا گیا اور اس طرح یہ دلچسپ مجلس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ۔

# آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بمبئی کا وسیع چرچا

خدا تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۱۲، ۱۳ اکتوبر کو بمبئی میں منعقد ہونے والی آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس بہت کامیاب رہی اور اس کا ٹی۔ وی اور اخبارات کے ذریعہ وسیع چرچا ہوا اور لاکھوں لوگوں تک احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔

مکرم مولوی انعام غوری صاحب نیاز مبلغ بمبئی خاکسار کے نام ایک مکتوب میں تحریر کرتے ہیں:-

"آل مہاراشٹر احمدیہ مسلم کانفرنس کا چرچا نچلے درجہ سے لے کر اوپر تک ہے ٹیکسی ڈرائیور سے لے کر دفاتر میں کام کرنے والوں میں بھی اس کانفرنس کا چرچا ہے اور خوشی کی بات یہ ہے کہ اس کانفرنس کے بعد کثرت سے اہالیان بمبئی کی آمد و رفت احمدیہ مشن ہاؤس میں جاری ہے۔

بمبئی میں منعقدہ اس کانفرنس کے ذریعہ وسیع پیمانے پر احمدیہ جماعت کی اشاعت ہوئی: بمبئی شہر میں قریباً چھ لاکھ ٹی۔ وی سیٹ ہیں اور ہماری کانفرنس کی دوسرے روز کی کارروائی ۲/۱-۷ بجے شام کی خبروں میں سنائی گئی اور ٹی۔ وی پروگرام دکھایا گیا ۶ لاکھ ٹی۔ وی سیٹ پر قریباً ۲۴ لاکھ لوگوں نے اس پروگرام کو دیکھا نیز کافی اخبارات میں کانفرنس کی خبر بھی آئی ان میں سے بعض اخبارات کی سرکولیشن ۴-۴ لاکھ ہے اس لئے اندازہ کیا جاتا ہے کہ قریباً بیس لاکھ افراد تک اخبارات میں خبریں آنے کی وجہ سے پیغام پہنچا۔"

**بمبئی کانفرنس کے موقع پر غیر احمدی بھائیوں کے تعاون کا شکریہ** بمبئی کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ اخبار بدر میں دی جا چکی ہے اس رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ احباب جماعت نے مل کر شب و روز کانفرنس کیلئے کام کیا اور اس کو کامیاب بنایا فجزاھم اللہ احسن الجزاء ایک غیر از جماعت بھائی مکرم غلام صوفی شاہ صاحب نے بھی بے حد تعاون فرمایا انہوں نے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اپنے صاحبزادے میاں مصطفیٰ صاحب اور خاندان کے دیگر تمام افراد کو ساتھ لے کر آمدہ مہمانان کرام کے لئے رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیں اور چار دن تک اپنی ٹیکسی کو بالکل بند رکھا اور صرف کانفرنس کے لئے اپنے اوقات کو وقف کر دیا۔ اسی طرح کے۔ ٹی لعل صاحب گاندھی نے بھی بے لوث خدمات کیں فجزاھم اللہ تعالیٰ

خاکسار۔ بشیر احمد دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامہ قادیان

# نماز باجماعت کا التزام اور اسکی اہمیت و برکات

از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج کلکتہ

مذہب کا اہم ترین حصہ جو اس کے لئے قلب کی حیثیت رکھتا ہے عبادتِ الٰہی ہے اگر اس کو ترک کر دیا جائے تو مذہب محض رسم و رواج بن کر رہ جاتا ہے کیونکہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے انسانی پیدائش کی غرض و غایت عبادتِ الٰہی بیان فرمائی ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ○

چنانچہ اسلام جو زندہ اور عالمگیر مذہب ہے اس کے پانچ بنیادی ارکان میں سے دوسرا اہم ترین رکن نماز ہے اس کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِيْنَ
اَلصَّلٰوۃُ مُنَاجَاتُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔

یعنی نماز مومنوں کی روحانی ترقیات اور قربِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے گویا اس کے ذریعہ الوہیت کا وہ رنگ جو خدا تعالےٰ اپنے نبی کے واسطے سے پیدا کرنا چاہتا ہے، مومنین پر چڑھنا شروع ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالےٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں لیکن جو شخص نماز کو ہی قائم نہیں کرتا اس کے ایمان کا دعویٰ باطل ہے محض لاف زنی ہے جس میں حقیقت نام کو نہیں کیونکہ جس طرح انسانی جسم کی نشوونما اور ترقی کے واسطے غذاؤں کی ضرورت ہے اور ان کے استعمال کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح انسانی روح اللہ تعالےٰ کی عبادت اور اس کے ذکر کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی اور نہ ہی روحانی ترقیات حاصل کر سکتی ہے اسی لئے روحانی اعمال میں نماز کو اوّلیت حاصل ہے یہاں تک کہ مسلم اور مشرک کے درمیان فرق کرنے والی چیز کو نماز ہی قرار دیا گیا ہے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:-

اَقِيْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ

یعنی نماز کو قائم کرو اور مشرک نہ بنو گویا نماز نہ پڑھنا شرک کے مترادف ہے یعنی نماز کا تارک دنیوی کاموں اور دنیوی لذات کا اتنا گرویدہ اور ان میں اسقدر منہمک ہے اور اس کے دل میں غیر اللہ کی محبت اس قدر گھر کر چکی ہے کہ وہ اسے ذکرِ الٰہی سے غافل کر دیتی ہے اور یہی شرک ہے جو اس کو ہلاکت کی طرف لے جا رہا ہے۔ چنانچہ فرمایا

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ○ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ ○

یعنی ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں ایک اور مقام پر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جنتی لوگ موت کے بعد مجرم لوگوں سے پوچھیں گے کہ تمہیں کن امور نے دوزخ میں ڈال دیا تو وہ جواب دیں گے

لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ

ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے۔ غرض نماز ایک ایسا اہم فریضہ ہے کہ جس کے بغیر نجات ممکن نہیں اگر کوئی مومن چاہتا ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے تاکہ خدا تعالےٰ اس سے خوش ہو جائے اور وہ اپنے مقصدِ حیات میں کامیاب ہو جائے تو نماز کی ادائیگی اس کو اس کے مقصد میں کامیاب کر سکتی ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نماز کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ○

یعنی نماز یقیناً سب بری باتوں سے اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی یاد یقیناً سب کاموں سے بڑی ہے اور اللہ تمہارے اعمال کو جانتا ہے۔

ایک مسلمان کے لئے دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں اگر ان پانچ نمازوں کو ان کی شرائط کے ساتھ بروقت ادا کیا جائے تو بہت سا وقت خدا تعالےٰ کی عبادت میں لگ جائے گا اور نمازیں خشوع و خضوع والا وقت اس کو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہے گا اس کے ساتھ ساتھ جب نمازی اپنے لئے اور دوسروں کے لئے نمازیں دعائیں کرتا رہے گا تو وہ دعائیں خدا تعالےٰ کے فضل کو کھینچ کر اس کی اپنی اور دوسروں کی اصلاح کا موجب ہونگی اور تسبیح و تحمید کی کثرت کی وجہ سے رفتہ رفتہ گناہوں سے نفرت پیدا ہوتی جائے گی۔

اس بات کو آنحضرت صلعم نے ایک اور رنگ میں یوں فرمایا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں دن میں پانچ بار نہائے تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی میل نہیں رہے گی آپؐ نے فرمایا یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے اللہ تعالےٰ اس کے ذریعہ گناہ معاف کرتا ہے اور کمزوریوں کو دور کرتا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ عام مسلمان نماز کی حکمت اور فلاسفی سے بے خبری کی وجہ سے نمازوں میں سست اور غافل ہو گئے ہیں سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو مخاطب کر کے پنجوقتہ نمازوں کی حکمت اور فلاسفی بیان کرتے ہوئے ان الفاظ میں نماز کی تاکید فرمائی آپؑ فرماتے ہیں:-

"پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں وہ تمہارے مختلف حالات کا فوٹو ہیں تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے ان کا وارد ہونا ضروری ہے۔

(۱) پہلے جبکہ تم مطلع کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی جسکا وقت زوالِ آفتاب سے شروع ہوتا ہے

(۲) دوسرا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے سو یہ حالت تمہاری اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اس پر جم نہیں سکتی اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نمازِ عصر مقرر ہوئی۔

(۳) تیسرا تغیر تم پر اس وقت آتا ہے جب اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی اُمید منقطع ہو جاتی ہے مثلاً تمہارے نام فرد قرارداد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گذر جاتے ہیں یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے ہواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام اُمیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

(۴) چوتھا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے جب بلا تم پر وارد ہی ہو جاتی ہے۔ اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے مثلاً جبکہ فرد قرارداد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تم کو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے ایک پولیس مین کے حوالے تم کئے جاتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشاء مقرر ہے۔

(۵) پھر جب تم ایک مدت تک اس تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہیں اس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جب تاریکی کے بعد پھر آخر صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے تو اس روحانی حالت کے مقابلہ پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں اس سے تم یہ سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدہ کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہارے اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔

(باقی صفحہ پر)

# عیسائی پادریوں کی سرگرمیاں اور جماعت احمدیہ کا مؤثر اقدام!

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس!

کچھ دنوں سے مدراس اور اس کے مضافات میں مختلف عیسائی تنظیموں کی طرف سے راہِ حق کی تلاش کے زیرِ عنوان مختلف قسم کے تبشیری اجلاسات (Gospel meetings) منعقد کئے جاتے رہتے ہیں اس میدان میں آجکل ریورنڈ محی الدین نامی عیسائی مبلغ بھی کود پڑے ہیں جو اپنے آپ کو ایک مسلم خاندان کا چشم و چراغ بتاتے ہوئے مذکورہ اجلاسات میں قرآن مجید کی آیات کو توڑ مروڑ کر بیان کرتے رہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ کو ہی ان عیسائی سرگرمیوں کے اثرات زائل کرنے کی توفیق مل رہی ہے

چنانچہ مدراس میں دو مہینہ قبل بہت وسیع پیمانے پر عیسائی کنونشن منعقد ہوئی جس میں محی الدین عیسائی اسلام اور قرآن مجید کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ جلسوں کے بعد جب ہم نے ان سے ملاقات کرنی چاہی تو ملاقات کرنے سے انہوں نے صریحاً انکار کر دیا۔ اس وجہ سے کے اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے ٹریکٹ شائع کیا جس کو تقسیم کرتے وقت عیسائیوں نے ہمارے نوجوانوں پر حملہ کیا اور مار پیٹ بھی کی (جس کی مختصر رپورٹ اخبار بدر مورخہ ۲۷ ستمبر ۷۹ء میں آ چکی ہے)

اس کی رپورٹ جب ہم نے اپنے تامل رسالہ راہ امن میں شائع کی تو اسے پڑھ کر ایک مسلم نوجوان جناب شاہ الحمید صاحب جنہوں نے عیسائیت سے توبہ کی تھی ایک مضمون راہ امن کے لئے روانہ کیا ہے۔ یہ بات یہاں پر قابلِ ذکر ہے کہ شاہ الحمید صاحب کسی زمانہ میں ریورنڈ محی الدین صاحب کے ساتھ رہ چکے ہیں اور دونوں اکٹھے ہی عیسائیت کی تبلیغ کرتے رہے تھے۔

شاہ الحمید صاحب نے چند سال قبل عیسائیت قبول کرتے ہوئے اپنا نام سٹیفن شاہ الحمید رکھا تھا چار پانچ سال قبل ان سے خاکسار کی ملاقات ہوئی تھی اور دیر تک تبادلۂ خیالات بھی ہوتا رہا تھا اس کے بعد احمدیہ لٹریچرز کے علاوہ رسالہ راہ امن کا بھی باقاعدہ مطالعہ کرتے رہے ان کے کئی اعتراضات کا راہ امن کے ذریعہ جوابات بھی دیتا رہا۔ بالآخر خدا تعالیٰ نے انہیں عیسائیت سے توبہ کر کے دوبارہ اسلام کی طرف رجوع کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

موصوف اپنے اس مضمون میں جو ماہ اکتوبر ۱۹۷۹ء کے راہ امن میں شائع کیا گیا ہے اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ ریورنڈ محی الدین کو اسلام کے بارے میں ابتدائی واقفیت بھی نہیں ہے جس کا احساس مجھے اس وقت ہوا تھا جبکہ میں ۷۵-۱۹۷۴ء میں ان کے ساتھ عیسائیت کی تبلیغ کیا کرتا تھا۔ میں عیسائیوں کی ملمع ساز باتوں میں آکر دھوکہ کھا گیا تھا لیکن خدا تعالیٰ کا مجھ پر بے حد فضل و احسان ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بعد میں اسلام کی صحیح اور حقیقی تعلیم سے واقف کرایا اور عیسائیوں کی قلابازیوں سے آگاہ فرمایا۔

میں اس بات کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس کی بہت بڑی وجہ احمدی مبلغ سے میرے تعلقات اور احمدیہ لٹریچرز اور خاص کر رسالہ راہ امن کے ساتھ میرا ربط ہے مجھے یہ دیکھ کر بہت دکھ اور افسوس ہے کہ میرے سابق ساتھی محی الدین عیسائی نے اب بھی سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دینے کا دھندا جاری رکھا ہوا ہے۔

میں آخر میں اپنے اس سابق ساتھی کو یہ دعوت دینا چاہتا ہوں کہ ہم دونوں مل کر مدراس کے ساحل سمندر پر ایک بہت بڑا جلسہ منعقد کریں جس میں وہ عیسائیت کے بارے تقریر کریں اور میں اسلام کی صحیح تعلیم پیش کروں اور فیصلہ عوام پر چھوڑ دیں گے کیا وہ اس بات پر آمادہ ہیں"۔

خاکسار نے یہ مضمون رسالہ راہ امن کے ماہ اکتوبر ۷۹ء کی اشاعت میں شائع کر کے مذکورہ محی الدین عیسائی پادری کو روانہ کر دیا ہے۔

اس دوران میلاپالیم کے قریب ٹوٹی کورین (TUTICORIN) میں مورخہ ۲۶ ستمبر کو عیسائیوں کی طرف سے ایک جلسہ منعقد ہوا خاکسار نے اس کی اطلاع قبل ازیں جماعت احمدیہ میلاپالیم کو دی تھی انہوں نے "حقیقی راہ حق کونسی ہے" کے زیرِ عنوان ایک اشتہار شائع کر کے وسیع پیمانے پر حاضرین میں تقسیم کیا اس جلسہ کو مخاطب کرتے ہوئے محی الدین عیسائی نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ میں جہاں بھی جاتا ہوں جماعت احمدیہ کے آدمی وہاں پائے جاتے ہیں۔

چنانچہ مورخہ ۲ اکتوبر ۷۹ء کو محی الدین عیسائی کی ایک تقریر مدراس کے Y.M.C.A. ہال میں ہوئی اس کی اطلاع پا کر خاکسار مع چند نوجوانوں کے جلسہ گاہ پہنچا۔ یہ بات واضح کرنا چاہتا ہوں کہ مذکورہ محی الدین صاحب باوجود کئی دفعہ کوشش کرنے کے ہم سے بات چیت پر آمادہ نہیں ہوئی۔ جوں ہی ہم ان کے قریب جاتے ہیں تو فوراً چند عیسائی ان کو اپنے گھیرے میں لے کر یہ کہہ کر لے جاتے رہے کہ ان کے پاس آپ لوگوں کے ساتھ گفتگو کرنے کے لئے وقت نہیں ہے۔

احمدی وفد سے ملاقات سے ان عیسائی منادوں کا انحراف اور فرار کی راہ تلاش کرنا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان فتح کا ایک بیّن ثبوت ہے چنانچہ کاسرِ صلیب علیہ السلام نے عیسائی دنیا کو چیلنج دیتے ہوئے نہایت تعلّی سے فرمایا تھا:-

"پادریوں کی تکذیب انتہاء تک پہنچ گئی تو خدا نے حجت محمدیہ پوری کرنے کے لئے مجھے بھیجا کہاں ہیں پادری تا میرے مقابل پر آویں میں اس وقت آیا جب اسلام عیسائیوں کے پیروں کے نیچے کچلا گیا اور کئی لاکھ مسلمان مرتد ہو کر خدا اور رسول کے دشمن ہو گئے۔ ......
...... بھلا اب کوئی پادری تو میرے سامنے لاؤ"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷۲)

چنانچہ آج کوئی بڑا سے بڑا پادری بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک ادنیٰ غلام کے سامنے آنے سے بھی کتراتا ہے جاء الحق و زھق الباطل

مذکورہ محی الدین عیسائی کی تقریروں کا لبّ لباب یہ ہے کہ:-

(۱) مسلمانوں کا قرآن یہود و نصاریٰ کی مقدس کتابوں کا مصدق ہے چنانچہ سورہ مائدہ کی ۶۹ ویں آیت میں یوں لکھا ہے:-

قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَسْتُمْ عَلٰى شَيْءٍ حَتّٰى تُقِيْمُوا التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ

یعنی اے اہل کتاب تم راہ راست پر نہیں جب تک توراۃ و انجیل پر قائم نہ ہو۔

اسی طرح وہ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جو کوئی توراۃ و انجیل کی تکذیب کرے تو گویا وہ قرآن کی تکذیب کرتا ہے۔ اور وہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ قرآن مجید نے رائج الوقت بائبل کی تصدیق کی ہے اس طرح وہ عامۃ المسلمین کو صریح طور پر دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن مجید حقیقی توراۃ اور انجیل کا مصدق ہے نہ کہ موجودہ بائبل کا کیونکہ موجودہ بائبل محرف و مبدل ہے قرآن مجید کبھی بھی رائج الوقت بائبل کی تصدیق نہیں کرتا اس لئے کہ اس کی وجوہات خود قرآن مجید بیان فرماتا ہے

يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ ۙ وَنَسُوْا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوْا بِهٖ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَآئِنَةٍ مِّنْهُمْ

(المائدہ آیت ۱۴)

یعنی (یہود و نصاریٰ) کتاب کے الفاظ کو ان کی جگہ سے بدل دیتے ہیں اور جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی اس کا ایک حصہ بھلا بیٹھے ہیں اور تو ہمیشہ ان کی طرف سے کسی نہ کسی خیانت پر اطلاع پاتا رہتا ہے

خود بائبل بھی اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہے چنانچہ یسعیاہ ۲۴: ۵-۶ میں لکھا ہے:-

"انہوں نے شریعت کو عدول کیا آئین سے منحرف ہوئے عہد ابدی کے منحرف ہوئے"۔

نیز یرمیاہ ۸:۸ میں مرقوم ہے:-

"تم کیونکر کہہ سکتے ہو کہ ہم دانشمند ہیں اور خداوند کی شریعت ہمارے پاس ہے لیکن دیکھ لکھنے والوں کے باطل قلم نے بطالت پیدا کی"۔

ان حقیقت بیانوں کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ موجودہ بائبل بہت ساری تحریف و تبدیلی کا شکار ہو چکی ہے اسی طرح موجودہ بائبل میں مختلف آیتوں کے درمیان بہت سارے تناقضات پائے جاتے ہیں ایک الہامی کتاب کی یہ شایانِ شان نہیں ہوتی چنانچہ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ

لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا

یعنی قرآن کریم اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں بہت سارے اختلافات پائے جاتے۔

غرض قرآن مجید موجودہ بائبل کی قطعاً تصدیق نہیں کرتا کہ اس میں بہت ساری متضاد باتیں اور متناقضات پائی جاتی ہیں۔ (باقی صفحہ … پر)

# نتیجہ دینی امتحان لجنات اماء اللہ بھارت منعقدہ جون ۱۹۷۹ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام مورخہ ۲۹ر جون ۱۹۷۹ء کو لجنات بھارت کا مقرر کردہ نصاب کے مطابق امتحان لیا گیا۔ اس امتحان میں نصاب کتاب "نشان آسمانی" مکمل۔ دینی معلومات صفحہ ۴۵ تا آخر۔ سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات و آخری دس آیات حفظ کرنی۔ قادیان کی ممبرات کیلئے چھٹا و ساتواں پارہ باترجمہ۔ بیرون لجنات کیلئے تیسرا پارہ نصف تا آخر باترجمہ درثمین کی نظم "جمال و حسن قرآن نور جان ہر مسلماں ہے" پوری زبانی یاد کرنی نصاب میں رکھا گیا۔

قادیان کی کل ۴۲ ممبرات نے حصہ لیا اور بھارت کی لجنات کی کل ۶۹ ممبرات نے امتحان دیا۔ جس میں سے خدا کے فضل سے سب کامیاب ہیں۔ قادیان کی لجنہ کا قرآن کریم کا نصاب زیادہ تھا اس لئے علیحدہ پوزیشن نکالی گئی۔ اور باقی تمام لجنات کی علیحدہ پوزیشن نکالی گئی۔

**قادیان:۔** اوّل نصرت سلطانہ ۹۱/۱۰۰۔ دوم شمیم اختر گیانی ۸۹/۱۰۰ اور سوم امۃ الوحید بشریٰ ۸۸/۱۰۰۔

**بھارت میں شہری لجنات۔** اوّل عابدہ انجم شاہجہانپور ۷۶/۱۰۰۔ دوم یاسمین سلطانہ بنگلور ۷۵/۱۰۰ سوم ناصرہ بیگم بنت مکرم محمد معین الدین صاحب ۷۰/۱۰۰

**کوڈالی:۔** ای۔ وی فاطمہ صاحبہ کو انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔

**نوٹ:۔** ۱۹۸۰ء کا لائحہ عمل شائع کروایا جا رہا ہے۔ جو انشاء اللہ ماہ دسمبر میں آنے والی نمائندگان کو دے دیا جائیگا۔ ۱۹۸۰ء کے امتحان کیلئے کتاب "نبیوں کا سردار" تصنیف حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ (نصف کتاب) رکھی گئی ہے۔ ہر صدر لجنہ اپنی لجنہ کا جائزہ لے کر کتابوں کی تعداد نوٹ کر کے لائیں تاکہ جلسہ سالانہ پر لجنہ و ناصرات کے امتحان کی کتابیں ساتھ لے کر جا سکیں۔ (اس طرح ڈاک خرچ کی بچت ہو جائیگی) گذشتہ سال سے اس سال ممبرات لجنہ کم تعداد میں امتحان میں شامل ہوئی ہیں۔ مومن کا قدم ترقی کی طرف ہونا چاہیئے تنزل کی طرف نہیں۔ اس لئے شروع سال سے زیادہ سے زیادہ ممبرات کو امتحان کے لئے ہر لجنہ تیار کرے۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

## ۱۔ قادیان

| نام | | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| محترمہ ناصرہ بیگم ڈوگر | | ۶۰/۱۰۰ |
| " امۃ الرفیق بانگرودی | | ۷۱ |
| " زینب النساء اہلیہ نصیر الدین صاحب | | ۷۲ |
| " ثریا سلطانہ موسٰی | | ۸۰ |
| " بشریٰ بیگم بنت مولوی عمر علی صاحب | | ۷۴ |
| " امۃ المجید گجراتی | | ۵۷ |
| " ناصرہ بیگم بدر | | ۶۶ |
| " نصرت بیگم شریف احمد صاحب | | ۳۶ |
| " امۃ المومن اسلم | | ۷۸ |
| " ناصرہ بیگم گجراتی | | ۴۳ |
| " امۃ الرشید بنت چوہدری قدیر صاحب | | ۷۶ |
| " شمیم بیگم بنت مستری محمد حسین صاحب | | ۶۱ |
| " نسیم بیگم " " " | | ۵۹ |
| " امۃ القدوس بنت شہامت علی صاحب | | ۸۰ |
| " امۃ الرحمٰن خادم | | ۸۴ |
| " امۃ الشکور ڈوگر | | ۸۱ |
| " امۃ الوحید بشریٰ بنت مولوی بشیر احمد صاحب | سوم | ۸۸ |
| " راشدہ منصورہ بنت بشیر نہار صاحب | | ۶۳ |
| " منیرہ بیگم بنت مولوی بدر الدین صاحب | | ۵۷ |
| " شمیم اختر گیانی | دوم | ۸۹ |
| " ناصرہ بیگم حافظ آبادی | | ۴۵ |
| " امۃ القدوس بنت غلام قادر صاحب | | ۷۰ |
| " منصورہ بیگم بدر | | ۷۶ |
| " طلعت بشریٰ بنت غلام حسین صاحب | | ۶۴ |
| " سلیمہ بیگم بنت احمد حسین صاحب | | ۷۷ |
| " جمیلہ خاتون دہلوی | | ۷۸ |
| " محمودہ شوکت ربانی | | ۷۹ |

| نام | | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| محترمہ امۃ المجید ربانی | | ۷۵/۱۰۰ |
| " نصرت سلطانہ گھٹیالیاں | اوّل | ۹۱ |
| " رفعت سلطانہ " | | ۸۰ |
| " امۃ القدوس ننگلی | | ۸۱ |
| " عقیلہ عفت بنت ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر | | ۷۴ |
| " امۃ الکریم کوثر بنت شیر خانصاحب مرحوم | | ۷۶ |
| " نصرت بیگم بنت محمد دین صاحب | | ۷۶ |
| " فردوس بیگم قریشی | | ۶۶ |
| " فرخندہ بیگم " | | ۷۷ |
| " بشریٰ بیگم بنت احمد حسین صاحب | | ۷۰ |
| " امۃ العزیز گجراتی | | ۸۳ |
| " امۃ النصیر سلطانہ مومن | | ۸۴ |
| " ساجدہ ثریا قاضی | | ۷۲ |
| " صغیر النساء بنت بہادر خانصاحب | | ۶۹ |
| " صادقہ سلطانہ بنت چوہدری سعید صاحب | | ۵۵ |

## ۲۔ شاہجہانپور

| | | |
|---|---|---|
| عزیزہ عابدہ انجم بنت ڈاکٹر محمد عابد صاحب | اوّل | ۷۶ |
| محترمہ مبارکہ مریم صاحبہ اہلیہ " " | | ۷۴ |

## ۳۔ کلکتہ

| | |
|---|---|
| محترمہ عصمت بیگم صاحبہ اہلیہ زبیر صاحب | ۵۸ |
| " بشارت جہاں صاحبہ اہلیہ مولوی سارالدین صاحب | ۶۴ |
| " صالحہ شاہین | ۵۸ |

## ۴۔ حیدر آباد

| | | |
|---|---|---|
| محترمہ منیرہ سلطانہ صاحبہ | | ۶۱ |
| " ناصرہ بیگم بنت محمد معین الدین صاحب | سوم | ۷۰ |
| " صالحہ نسرین " رحمت اللہ صاحب | | ۶۴ |

| نام | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|
| محترمہ قدسیہ بیگم بنت احمد اللہ صاحب بیگ | ۵۷/۱۰۰ |

## ۵۔ چنتہ کنٹہ (دیہاتی لجنہ)

| | |
|---|---|
| عزیزہ بشریٰ بیگم بنت حسن احمد صاحب | ۴۸ |
| " بشریٰ بیگم بنت محمد محی الدین صاحب | ۵۵ |
| " نزہت پروین بنت راج محمد صاحب | ۴۵ |
| " صفیہ اقبال صاحبہ | ۴۹ |

## ۶۔ امروہہ (دیہاتی لجنہ)

| | |
|---|---|
| محترمہ شمیمہ خاتون بنت ریاض احمد صاحب | ۵۰ |
| " ذاکرہ بیگم صاحبہ | ۴۲ |
| " رشیدہ خاتون صاحبہ اہلیہ خورشید احمد صاحب | ۷۴ |

## ۷۔ رانچی

| | |
|---|---|
| محترمہ افشاں احمد صاحبہ | ۴۹ |

## ۸۔ بنگلور

| | | |
|---|---|---|
| عزیزہ سعیدہ معراج بیگم | | ۵۳ |
| محترمہ نواب مبارکہ صاحبہ اہلیہ سید اقبال صاحب | | ۴۹ |
| " محمدی بیگم بنت عبد الحفیظ صاحب | | ۶۱ |
| " یاسمین سلطانہ بنت محمد شفیع اللہ صاحب | دوم | ۷۵ |

## ۹۔ کیرنگ (دیہاتی لجنہ)

| | | |
|---|---|---|
| محترمہ امۃ الباسط صاحبہ | " | ۶۸ |
| " بشیرہ خاتون صاحبہ | | ۶۰ |
| " ہاجرہ بی بی صاحبہ | | ۵۵ |
| " لطیف النساء صاحبہ | | ۴۱ |
| " رئیسہ بی بی صاحبہ | | ۶۵ |
| " ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ علی احمد خانصاحب | دوم | ۷۱ |

| نام | | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|
| محترمہ مغروزہ بی بی صاحبہ | | ۵۷/۱۰۰ |

## ۱۰۔ کرڈاپلی (دیہاتی لجنہ)

| | | |
|---|---|---|
| محترمہ تبارک بی بی صاحبہ | | ۵۳ |
| " فطری بی بی صاحبہ | | ۳۶ |
| " رشیدہ بیگم صاحبہ | اوّل | ۸۳ |
| " صدیقہ بی بی صاحبہ | | ۶۰ |
| " طاہرہ بیگم صاحبہ | | ۴۵ |
| " امۃ الحیٔ بیگم صاحبہ | سوم | ۶۹ |
| " صحت النساء صاحبہ | | ۴۰ |
| " شکیلہ بیگم صاحبہ | | ۵۴ |
| " صابرہ بیگم صاحبہ | | ۴۶ |

## ۱۱۔ ارکھ پٹنہ (دیہاتی لجنہ)

| | |
|---|---|
| محترمہ زہرہ بیگم صاحبہ | ۴۴ |
| " طاہرون بی بی صاحبہ | ۴۴ |
| " سابقہ بیگم صاحبہ | ۴۴ |
| " صغریٰ بی بی صاحبہ | ۴۰ |
| " ذاکرہ بیگم صاحبہ | ۴۷ |

## ۱۲۔ بھاگلپور

| | |
|---|---|
| عزیزہ بشریٰ خانم صاحبہ | ۵۴ |

## ۱۳۔ راٹھ

| | |
|---|---|
| محترمہ شاہینہ پروین صاحبہ | ۵۳ |
| " منورہ سلطانہ صاحبہ | ۶۷ |

## ۱۴۔ یادگیر

| | |
|---|---|
| محترمہ امۃ العزیز باری بنت بشیر الدین صاحب | ۴۲ |
| " ریحانہ بانو بنت فضل محمد صاحب | ۳۴ |
| " سہیلہ طیبہ بنت نعمت اللہ صاحب | ۵۰ |

## ۱۵۔ کوڈالی

نوٹ:۔ کوڈالی کی لجنہ کا امتحان لیکر وہاں کے مبلغ نے خود رزلٹ تیار کر کے بھجوا دیا۔ اس لئے مقابلہ میں شامل نہیں کیا گیا۔ حل شدہ پرچہ جات نہیں بھجوائے گئے تھے۔ اوّل آنے والی ممبر کو انعام کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔

| | |
|---|---|
| محترمہ ای وی۔ فاطمہ صاحبہ | ۹۵ |
| " یو۔ رحمت بی صاحبہ | ۹۴ |
| " اے۔ پی۔ زکیہ بی صاحبہ | ۹۲ |
| " اے۔ پی۔ زینب بی صاحبہ | ۹۱ |
| " یو۔ بشریٰ بیگم صاحبہ | ۸۶ |
| " یو۔ ہاجرہ بیگم صاحبہ | ۸۴ |
| " ای دی زرینہ صاحبہ | ۸۲ |
| " سی ساہرہ بی صاحبہ | ۸۲ |
| " دی۔ رشیدہ بی صاحبہ | ۸۲ |
| " اے۔ ٹی۔ فاطمہ صاحبہ | ۸۲ |
| " ایم۔ جی۔ اسماء صاحبہ | ۸۲ |
| " اے۔ ٹی۔ ساجدہ صاحبہ | ۸۲ |

| نام | نمبر حاصل کردہ | نام | نمبر حاصل کردہ |
|---|---|---|---|
| محترمہ یو۔ طاہرہ بی صاحبہ | ۷۸/۱۰۰ | محترمہ یو۔ آمنہ صاحبہ | ۷۴/۱۰۰ |
| " ای۔ ڈی۔ زاہدہ صاحبہ | ۷۷ | " یو فاطمہ صاحبہ | ۷۲ |
| " یو۔ منیرہ بیگم صاحبہ | ۷۲ | " اے۔ ٹی۔ نگار صاحبہ | ۷۰ |
| " یو۔ مومنہ صاحبہ | ۷۲ | " ایس۔ ڈی۔ رشیدہ صاحبہ | ۶۶ |
| " ایم۔ جی۔ ہاجرہ صاحبہ | ۷۲ | " ایم۔ پی۔ عائشہ صاحبہ | ۶۶ |

**نوٹ** :۔ قادیان کے علاوہ بھارت کی دیگر لجنات کو شہری اور دیہاتی دو حصوں میں تقسیم کر کے علیحدہ علیحدہ پوزیشن نکالی گئی ہے۔ چنانچہ دیہاتی لجنات میں مندرجہ ذیل بہنوں نے نمایاں پوزیشن حاصل کی ہے :۔

اوّل :۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ کرڈاپلی ۸۳/۱۰۰۔ دوم :۔ محترمہ ہاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ علی احمد خان صاحب کیرنگ ۸۱/۱۰۰۔ سوم :۔ محترمہ امۃ الحئی بیگم صاحبہ کرڈاپلی ۷۹/۱۰۰
(دیہاتی لجنات چنتہ کنٹہ۔ امروہہ۔ کیرنگ۔ کرڈاپلی۔ ارکھ پٹنہ)

## نماز باجماعت اور اُس کی اہمیت بقیہ ص

نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کے قضاء و قدر تمہارے لئے لائیگا۔ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرّع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔" (کشتی نوح)

یہاں ایک اور ضروری اور اہم بات یاد رکھنے کے قابل یہ ہے کہ جہاں قرآن عظیم نے نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے وہاں نماز باجماعت کی ادائیگی پر بھی بہت زور دیا ہے کہ انسان بغیر کسی معقول عذر کے ہمیشہ نماز باجماعت ہی ادا کرے۔ کیونکہ مساجد اسی غرض سے بنائی جاتی ہیں کہ دیگر دینی کاموں کے علاوہ ان میں نماز باجماعت ادا کی جائے تاکہ وحدت اور اجتماعیت جو دینِ اسلام کی اصل روح ہے وہ قائم رہے۔ اجنبیت اور خشکی دُور ہو کر محبت اور پیار کی فضاء پیدا ہو جائے۔ چنانچہ قرآن عظیم میں جہاں بھی نماز کا حکم وارد ہوا ہے نماز باجماعت کا ہی حکم ہے۔ حتیٰ کہ میدانِ جنگ میں جبکہ دشمن سر پر ہوتا ہے اور سخت خطرہ کی گھڑی ہوتی ہے نماز باجماعت کا ہی حکم ہے۔

مومنوں کی صفات بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یقیمون الصلوٰۃ کہ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں یعنی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر فرمایا۔ وَاقیموا الصلوٰۃ وَاٰتوا الزکوٰۃ و ارکعوا مع الراکعین یعنی نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور خدا تعالیٰ کی پرستش کرنے والوں کے ساتھ مل کر خدا تعالیٰ کی پرستش کرو۔

حدیث شریف میں نماز باجماعت ادا کرنے والے کی اکیلے نماز پڑھنے کے مقابل پر ۲۷ گُنا زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اور وہ لوگ جو نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتے تھے انکے اس فعل کو آنحضرتؐ نے سخت ناپسند فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے فرمایا کہ میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر انکے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھر میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ انکے گھروں کو آگ لگا دوں۔

اس حدیث سے جہاں نماز باجماعت کی اہمیت واضح ہوتی ہے وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ نماز باجماعت ادا نہیں کرتے وہ درحقیقت اپنے آپ کو دوزخ کا ایندھن بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔

باجماعت نماز کی اہمیت اور حکمت کو بیان کرتے ہوئے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں :۔

"نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی برکتیں رکھی تھیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے۔ خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے۔ بلکہ قرآن کریم کی آیات کو دیکھ کر کہ جب بھی نماز کا حکم بیان ہوا نماز باجماعت کے الفاظ میں ہوا ہے تو صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک نماز صرف تبھی ادا ہوتی ہے کہ باجماعت ادا کی جائے۔ سوائے اس کے کہ ناقابل علاج مجبوری ہو۔ پس جو کوئی شخص بیمار یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے امکان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے۔ خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائیگا۔ قرآن کریم میں نماز پڑھنے کا جہاں بھی حکم آیا ہے۔ اقیموا الصلوٰۃ کے الفاظ سے آیا ہے۔ کبھی بھی خالی صلّوا کے الفاظ استعمال نہیں ہوئے۔ یہ امر بھی اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اصل حکم یہ ہے کہ فرض نماز کو باجماعت ادا کیا جائے۔ اور بغیر جماعت کے نماز صرف مجبوری کے ماتحت جائز ہے۔ جیسے کوئی کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو اسے بیٹھ کر پڑھنے کی اجازت ہے۔ پس جس طرح کوئی کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی طاقت رکھتا ہو لیکن بیٹھ کر پڑھے تو یقیناً وہ گنہگار ہوگا اسی طرح جسے باجماعت نماز کا موقعہ مل سکے مگر وہ باجماعت نماز ادا نہ کرے تو وہ بھی گنہگار ہوگا۔" (تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ ۱۰۵)

پس حقیقت یہ ہے کہ ہم پنجوقتہ نمازوں کو اس کی تمام شرائط کے ساتھ باجماعت ادا کر کے ہی اپنے مقصدِ حیات کو پورا کر سکتے ہیں اور روحانی ترقیات اور مدارج طے کرتے ہوئے خدا تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

## جماعت احمدیہ کا مؤثر اقدام بقیہ ص ۸

(۲) ۔۔۔ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے محی الدین عیسائی اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ

"مسیح ابن مریم کے بارے میں قرآن مجید روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہہ کر بشارت دیتا ہے۔ اس طرح یسوع مسیح خدا کا ایک مکمل ظہور ہے۔"

گویا کہ موصوف اِس طرح حضرت یسوع مسیح کو خدا تعالیٰ کا جامہ پہنانا چاہتے تھے۔ یہ بھی عیسائی صاحبان کی غلط بیانی اور دھوکہ دہی ہے۔

باوجود اس کے کہ قرآن کریم میں حضرت ابن مریم علیہ السلام کے بارے میں روح منہ اور کلمۃ کے الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں۔ لیکن قرآن کریم آپ کو ہرگز خدا نہیں کہتا بلکہ اِس خیال کی تردید کرتے ہوئے اِس عقیدہ کو صریح کفر قرار دیتا ہے۔

جیسا کہ وہ فرماتا ہے لقد کفر الذین قالوا اِنّ اللہ ھو المسیح ابن مریم۔ یعنی حضرت عیسیٰ ابن مریم کو خدا کہنے والے کافر ہیں۔ قرآن مجید نے صرف حضرت مسیح ناصریؑ کے متعلق ہی رُوحٌ منہ کا لفظ استعمال نہیں فرمایا ہے بلکہ حضرت آدمؑ حضرت جبریلؑ وغیرہم کے متعلق بھی یہ لفظ استعمال فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا ؛۔

وَ نفخ فیہ من رُوحِہٖ (سجدہ) فارسلنا الیھا روحنا فتمثّل لھا بشراً سویّا (مریم)۔

اگر روح اللہ کے لفظ کی وجہ سے حضرت یسوع مسیح خدا بن سکتے ہیں تو پھر حضرت آدمؑ اور حضرت جبریلؑ کو خُدا کیوں تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ خود بائبل میں روح اللہ اور خدا کی روح وغیرہ الفاظ بے شمار مرتبہ استعمال ہوئے ہیں

اسی طرح کلمہ کا لفظ بھی کسی فرد بشر کو خدا نہیں بنا سکتا۔ خدا تعالیٰ کے کلمات بے شمار اور بے حد و حساب ہیں۔ جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے۔

قل لو کان البحر مداداً لکلمات ربّی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربّی ولو جئنا بمثلہٖ مدداً (الکھف)

یعنی تو کہدے کہ اگر خدا تعالیٰ کے کلمات کے لکھنے کے لئے ہر ایک سمندر روشنائی بن جاتا تو میرے رب کے کلمات ختم ہونے سے قبل ہر ایک سمندر کا پانی ختم ہو جاتا اس کے بعد اتنا ہی اور پانی سمندر میں ڈالتے (تب بھی خدا کے کلمات کا خاتمہ نہیں ہو سکتا)۔

اگر خدا کے کلمات خود خدا بننے لگے تو دُنیا کا ہر ذرہ خدا بن جاتا اس لئے حضرت ابن مریم کے کلمہ ہونے سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ وہ خدا بن سکتے ہیں۔ البتہ وہ خدا کے ان گنت اور بے شمار کلمات میں سے ایک کلمہ تو ضرور ہو سکتے ہیں۔ لیکن خدا نہیں ہو سکتے۔

غرض کہ محی الدین پادری کے ایسے ہی بے بنیاد اور فرسودہ عقائد ہیں جن کی وہ تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ جماعت احمدیہ کو ہر مرحلہ پر ان خیالات کے تردید کی توفیق مل رہی ہے۔ وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

**درخواست دُعاء** :۔۔۔ میرا بیٹا عزیز خورشید احمد سلمہٗ ایم۔ اے فائنل کا اور میری چھوٹی بیٹی عزیزہ عابدہ پروین ٹی۔ ڈی بسی، سیکنڈ ایئر کا امتحان دے رہی ہے۔ جملہ احباب جماعت سے ہر دو عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔ خاکسار : غلام محمد احمدی۔ صدر جماعت احمدیہ اونہ گام کشمیر

(۲) میرا چھوٹا بھائی انوار الحق ایک ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے اور زیر علاج ہے۔ اسی طرح گاؤں کے اور احباب بھی بیمار ہیں۔ سب کی کامل شفایابی کے لئے احباب جماعت سے درخواستِ دُعا ہے۔ خاکسار : منیر الحق بنگالی کیرا۔ متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

# تقاریبِ رُخصتانہ

(۱) قادیان میں مورخہ ۲۵ راکتوبر ۷۹ء کو مکرمہ امۃ الحفیظ کشور صاحبہ ایم ۔ اے ۔ بنت مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب درویش کی تقریبِ رخصتانہ عمل میں آئی ۔ اس سے قبل ان کا نکاح مکرم سید خالد احمد صاحب مقیم کینیڈا ابن مکرم ڈاکٹر سید غلام مصطفےٰ صاحب مرحوم مظفر پور (بہار) کے ساتھ ہو چکا تھا ۔ مکرم سید خالد احمد صاحب مع محترم سید داؤد احمد صاحب ، محترم سید رضوان احمد صاحب ، اور سید رفیع احمد صاحب اُسی روز دو بجے کے قریب قادیان پہنچے ۔ چنانچہ بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں تلاوتِ کلامِ پاک کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے قائم مقام امیر مقامی نے اجتماعی دُعا کرائی ۔ اس کے بعد برات مکرم ڈاکٹر غلام ربانی صاحب کے مکان پر گئی ۔ جہاں پر تلاوتِ کلامِ پاک اور نظم خوانی کے بعد محترم قائم مقام امیر صاحب نے ہی اجتماعی دُعا کرائی ۔

مورخہ ۲۶ راکتوبر کو چار بجے کے قریب برات دُلہن کو ہمراہ لے کر مظفر پور کے لئے روانہ ہو گئی ۔ بوقتِ روانگی محترم حضرت بھائی اللہ دین صاحب نے اجتماعی دُعا کرائی ۔ دولہا مکرم سید خالد احمد صاحب ، محترم سید فضل احمد صاحب آئی ۔ جی پولیس (بہار) کے بھانجے ہیں ۔

احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے ۔ آمین ۔

---

(۲) میری عزیزہ بیٹی تقیہ سبحان غازی کی بابرکت تقریب رخصتانہ بہمراہ عزیزم مکرم رفیق اختر روزی ابن مکرم برادرم چوہدری محمد اختر صاحب ، حال مقیم فرینکفرٹ ، مغربی جرمنی یکم ستمبر ۱۹۷۹ء بروز ہفتہ بوقت ۲۱/۲ بجے محمود ہال ، احمدیہ مشن لندن عمل میں آئی ۔ محترم امام جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے دُعا کرائی ۔ جناب محترم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب مدظلہ اور جناب مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بالقابہ کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب نے دُعاؤں میں شرکت کی ۔

دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ خوش و خرم اور اپنی حفظ و امان میں رکھے ۔ اور دینی اور دنیوی ترقیات سے سرفراز فرمائے ۔ آمین

خاکسار : عبدالحمید غازی ۔ لندن ۔

---

# اعلاناتِ نکاح

(۱) میری عزیزہ بیٹی بشریٰ عنود غازی کا نکاح بہمراہ عزیزم مکرم فرخ جمیل ابن شیخ محمود احمد صاحب کراچی ابن شیخ نصیر احمد صاحب مرحوم آف ادکاڑہ ، حال مقیم لندن ، محترم امام جناب مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے مسجد فضل لندن میں بعوض حق مہر ‎-/2500 پاؤنڈز ۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک پڑھا ۔

دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے دینی اور دُنیوی ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور اپنے فضلوں اور انعامات سے نوازے ۔ آمین ۔

عزیزہ تقیہ سبحان اور بشریٰ عنود مکرم معظم شیخ محمد علی صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ منڈی چوہڑکانہ کی پوتیاں اور مکرم و محترم مہاشہ محمد عمر صاحب فاضل مرحوم کی نواسیاں ہیں ۔

خاکسار : عبدالحمید غازی ۔ لندن ۔

---

(۲) مورخہ ۷ راکتوبر ۱۹۷۹ء کو ۲۱/۲ ۱۱ بجے دوپہر احمدیہ مسلم مشن کالیکٹ میں مکرم مولوی کے ۔ پی ۔ امتیاز صاحب سابق معلم وقفِ جدید نے عزیزہ زیب النساء صاحبہ بنت مکرم پی ۔ اے ۔ محمد کویا صاحب آف پینگاڈی حال کالیکٹ کا نکاح عزیزم ایم منیر احمد صاحب ابن مکرم اے ۔ محمد کو بجو صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر کروناگپلی کے ہمراہ بعوض تین ہزار روپے حق مہر پڑھایا ۔ احباب دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں اور اسلام و احمدیت کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے ۔ آمین ۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم ایم منیر احمد صاحب نے مبلغ دس روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں ۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء ۔

خاکسار : اے ۔ عبدالرحمٰن ۔ بی ۔ ایس ۔ سی ۔

کارکن نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ قادیان ۔

---

## قرآن کریم میں بیان فرمودہ چند اخلاقِ حسنہ ۔ بقیہ اداریہ صفحہ (۲)

نیز فرمایا :۔

وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا (بنی اسرائیل)

ترجمہ :۔ اور اپنے عہد کو پورا کرو کیونکہ ہر عہد کی نسبت یقیناً ایک نہ ایک دن جواب طلبی ہوگی ۔

ایفائے عہد بھی ایک اہم خُلق ہے ۔ جو ہر مومن میں پایا جانا ضروری ہے ۔ خواہ وہ عہد کسی دُنیوی معاملہ میں کیا جائے یا کہ دینی معاملہ میں کوئی وعدہ لکھوایا جائے ۔ بہر حال کیا ہوا وعدہ ہر مومن کو پورا کرنا چاہیئے ۔ کیونکہ قیامت کے دن اس اہم خُلق کے بارہ میں بھی باز پُرس ہوگی ۔

صداقت اور سچائی بھی ایک شعارِ اسلامی ہے ۔ جس کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَالَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا (فرقان)

ترجمہ :۔ اور وہ لوگ بھی اللہ کے بندے (مومن) ہیں جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے ۔ اور جب لغو باتوں کے پاس سے گذرتے ہیں تو بزرگانہ طور پر (بغیر اُن میں شامل ہونے کے) گزر جاتے ہیں ۔

سچائی کو اپنا شعار بنانے والوں پر اللہ تعالیٰ کے بہت سے افضال نازل ہوتے ہیں ۔ اور ایسا انسان کسی جگہ ناکام و نامراد نہیں رہتا ۔ بلکہ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں سچے مومن کو کامیابی عطا فرماتا ہے ۔ اور اس کی تائید و نصرت فرماتا ہے ۔

قرآن کریم کی روشنی میں یہ چند وہ اخلاقِ حسنہ تھے جو ایک مومن کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے ۔ اس کے علاوہ چند وہ اخلاقِ سیئہ بھی ہیں جن سے ایک مومن کو باز رہنا چاہیئے ۔ انشاء اللہ کسی اور نوٹ میں ان کا بھی ذکر کیا جائے گا ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین ۔

(جاوید اقبال اختر)


VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES:- 52325 / 52686 P.P.
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے سینڈل ، زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز :۔
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
۲۹/۴۲ مکھنیا بازار ۔ کانپور (یو ۔ پی)

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار ۔ موٹر سائیکل ، سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY,
MADRAS — 600004.
PHONE NO. 76360.
آٹو ونگس

# "خدا تعالیٰ نے ڈاکٹر سلام کو عقل، ذہانت اور فراست دی ہے"

## حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو مبارکباد کا تار

اور

## لجنہ اماء اللہ کے اجتماع میں آپ کا ذکرِ خیر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مایۂ ناز مسلمان سائنسدان اور احمدیت کے عظیم فرزند محترم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کو اُن کے نوبل پرائز حاصل کرنے پر مبارکباد کا جو تار ارسال فرمایا اس کا مکمل متن درج ذیل ہے:-

"سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ میری طرف سے اور جماعتِ احمدیہ کی طرف سے پُرخلوص دلی مبارکباد قبول کریں۔ احمدیوں اور تمام پاکستانیوں کو آپ پر فخر ہے۔ احمدیوں کے لئے یہ بات انتہائی فخر کا موجب ہے کہ وہ پہلا مسلمان سائنسدان اور پاکستانی جس کو نوبل پرائز مِلا وہ ایک احمدی ہے۔ خدا تعالیٰ مستقبل میں آپ کو اِس سے بھی عظیم تر اعزازات سے نوازے اور آپ کو اپنی تائید و نُصرت سے نوازتا رہے۔

خلیفۃ المسیح"

● — مورخہ ۲۰ر اکتوبر کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شہرۂ آفاق سائنس دان پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کا بڑی محبت اور تعریفی کلمات سے ذکر فرماتے ہوئے فرمایا:-

"ڈاکٹر سلام کو جو کہ بہت بڑے سائنسدان ہیں دُنیا کا سب سے بڑا انعام یعنی نوبل پرائز مِلا ہے۔ خدا نے اُن کو عقل، ذہانت اور فراست دی ہے۔ اپنے اعمال و کردار کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی توفیق دی ہے۔ بچپن ہی سے اپنا وقت ضائع نہ کرنے کی توفیق دی ہے۔ ساری استعدادیں دیں اور علم سیکھنے کی توفیق دی۔ ان کے دماغ کو برکت دی اور اُنہیں دُنیا کے چوٹی کے سائنسدانوں کی صف میں لا کھڑا کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ڈاکٹر سلام کی عزت اور مرتبہ کا یہ مقام ہے کہ اگر کوئی کانفرنس ہو رہی ہو اور اس میں روس، امریکہ اور دیگر ممالک کے چوٹی کے سائنسدان شریک ہوں اور یہ بعد میں کانفرنس ہال میں داخل ہوں تو جونہی یہ داخل ہوتے ہیں سارے لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ لیکن اُن کی اپنی حالت یہ ہے کہ جسے انگریزی میں UNASSUMING کہتے ہیں۔ کسی کی پرواہ نہیں۔ کوئی خیال نہیں کہ مَیں اتنا بڑا انسان ہوں۔ نہ آرام کا خیال نہ کپڑوں کا خیال۔ آپ لوگ ان سے ملیں تو عام انسانوں جیسا کوئی باپ، بھائی یا خاوند سمجھیں۔ حضور نے فرمایا کہ مَیں مثال کے طور پر اس بزرگ کا واقعہ سُنا دیتا ہوں جس کی ایک بہت بڑا امیر بڑی عزت کرتا تھا۔ وہ قیمتی کپڑے بھی پہن لیتے تھے۔ مگر کھدر اور عام کپڑے بھی پہنتے تھے۔ ایک دفعہ اس امیر نے ان کی دعوت کی۔ یہ عام کپڑے پہن کر چلے گئے تو دربان نے گھسنے نہ دیا۔ پھر واپس آ گئے اور اپنا ایک ہزار اشرفیوں کی مالیت کا قیمتی جُبّہ پہن کر آئے تو اُن کی بڑی آؤ بھگت ہوئی جب کھانا آیا تو انہوں نے اپنے اُس جُبّہ کی آستینیں سالن میں ڈال دیں۔ لوگ حیران ہوئے تو کہا کہ تم نے میری تو دعوت نہیں کی، اِس جُبّے کی دعوت کی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ ڈاکٹر سلام بھی اسی قسم کے انسان ہیں۔ وہ بالکل نہیں جانتے کہ مَیں اتنا بڑا سائنسدان ہوں۔ اور دوسروں میں اور مجھ میں کوئی فرق ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کپڑوں یا دولت سے کوئی بڑا نہیں بنتا۔ خود حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا تھا کہ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ کہ انسان ہونے کے لحاظ سے مَیں اور تم برابر ہیں۔"

(الفضل مورخہ ۱۷ر، ۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۹ء)

# آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس

## بتاریخ ۱۱-۱۲ر نومبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار و سوموار بمقام مھو بھنڈار

صوبہ بہار کی جماعتوں کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دُوسری آل بہار احمدیہ مسلم کانفرنس مورخہ ۱۱ر و ۱۲ر نومبر ۱۹۷۹ء بروز اتوار و سوموار "مھو بھنڈار" موسیٰ بنی مائنز میں حسبِ ذیل پروگرام کے مطابق منعقد ہوگی اِن شاء اللہ۔

● — اِس کانفرنس میں مرکز سے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی ایڈیشنل ناظر امور عامّہ شرکت فرمائیں گے۔

● — جلسہ پیشوایانِ مذاہب چھ بجے شام مھو بھنڈار میں ۱۱ر نومبر کو "باری میدان" میں منعقد ہوگا۔

● — جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ر نومبر ۱۹۷۹ء کو مسجد احمدیہ موسیٰ بنی مائنز میں ہوگا۔

● — بیرون صُوبہ جات سے تشریف لانے والے مہمانانِ کرام کے قیام و طعام کا انتظام کانفرنس کی انتظامیہ کے ذمہ ہوگا۔ البتہ ہلکا سا بستر ہمراہ لائیں۔

● — صوبہ بہار کی جماعتیں "چندہ برائے کانفرنس" صدر مجلسِ استقبالیہ کے نام ارسال کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔

● — صُوبہ بہار کی تمام جماعتیں اپنے نمائندگان کو کانفرنس میں بھیج کر کانفرنس کو ہر جہت سے کامیاب بنائیں۔ نیز کانفرنس کی کامیابی کے لئے دُعائیں فرماتے رہیں۔

خاکسار:- عبد الرشید ضیاء مبلغ بھاگلپور۔

صدر مجلسِ استقبالیہ: شیخ ابراہیم۔ نمبر ۲۔ احمدیہ لائنز۔ موسیٰ بنی مائنز۔ ضلع سنگھبوم (بہار)

No. 2, AHMADIYYA LINES, MOOSA BANI MINES
Distt:- SINGHBHOOM (BIHAR)

# ضروری اعلان بابت انتخاب قائدین مجالس بھارت

جن جماعتوں میں ۸۰-۱۹۷۹ء کے کسی بھی مہینہ میں قائدین مجالس کے انتخاب عمل میں آنے تھے، ان کی خدمت میں فارم انتخاب ارسال کئے جا چکے ہیں۔ لہذا ان جماعتوں کے عہدیداران جلد سے جلد قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب کر کے بغرضِ منظوری مرکز میں ارسال فرمائیں۔

اِسی طرح جن جماعتوں میں تاحال مجالس خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہوئیں وہاں کے صدر صاحبان کی خدمت میں ضروری گزارش ہے کہ وہ جلد سے جلد اپنی اپنی جماعت میں قائد مجلس خدام الاحمدیہ کا انتخاب کرائیں اور بعدہٗ رپورٹ بغرضِ منظوری مرکز ارسال فرمائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

## درخواستِ دُعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے بوجہ دِل کا والو (Valve) بند ہونے کے علیل ہیں۔ بعض اوقات تکلیف یکدم بڑھ جاتی ہے۔ عام صحت بھی اس سبب سے کمزور ہو گئی ہے ڈاکٹر جلد آپریشن کرانے کا مشورہ دیتے ہیں۔ احبابِ جماعت سے اُن کی کامل صحتیابی کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان۔